U0389

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

رسالہ

ماجری

علی السادات والشیعہ من یدی بنو امیہ وبنو عباسیہ

ترجمہ مع اصل

عبارات

مکاتیب علامہ ابو المؤید خوارزمی و درجات الرفیعہ

علامہ السید علی خان مدنی و کشکول

شیخ بہائی علیہم الرحمہ

از

خان بہادر سید اولاد حیدر بلگرامی کواتہ مقامی

(مؤلف سوانح حضرات چاردہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین)

شمسی مشین پریس کھوٹولہ آگرہ مین چھپا

مقدمہ ۹۷

ماجریٰ

علی السادات والشیعہ من یدی بنی امیہ العباسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی افضالہ واحسانہ وصلی اللہ علی محمد وآلہ واقرانہ والمستشہدین معہم من انصارہم واعوانہ

ماجریٰ (علی السادات والشیعہ من یدی بنی امیہ العباسیہ) کیا ہے؟ اور اس ماجرے کا مدعا کیا ہے؟ پہلا اسی کو عرض کر دینا ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ میرے موجودہ مشغلہ تالیف۔ تدوین کتاب اسوۃ الرسول کے سلسلہ کا ایک جملہ معترضہ ہے اور کچھ نہیں۔

موضوعات فی الحدیث کی بحث میں بہت سی کتب رجال دیکھنی پڑیں۔ ان کتابوں کے سلسلہ سیر میں۔ میں نے ان احادیث موضوعہ اور۔ روایات مصنوعہ کو زیادہ غور و خوض کے اور تحقیق و تفتیش سے دیکھا جو اہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین کی

تنقیص شان - توہین مدارج اور تخفیف حقوق مین مرتب ہوتی
ہین - چونکہ ہر امر کے لئے ایک سبب اور ہر سبب کے لیئے ایک
علت خاص کا ہونا ضروری ہے - اس لئے ان طومار کذبیات
کی طیاری اور ان دفاتر موضوعات کی سیہ کاری کے اسباب
وعلل بھی تلاش کرنے ضرور ہوئے - جیسے جیسے ان امور کی
تحقیق بڑہتی گئی ویسے ویسے یہ راز سربستہ کھلتے گئے -
بالآخر یہ ثابت ہو گیا کہ ان امور کی ابتدا بھی نظام
خلافت کی ایجاد کے زمانہ ہی سے شروع ہوئی ہے - اور
جیسے جیسے نظم خلافت مین وسعت ہوتی گئی ویسے ویسے اوسکی
توسیع و توشیع کی بھی ضرورت بڑہتی گئی - نتیجہ یہ ہوا کہ
استحکام سلطنت کے قوی اور تنہا ذریعے یہی موضوعات
قرار پائے

چونکہ ابتدا ہی سے تقریباً ملک و قوم کے تمام افراد
حصول دولت کی امیدوں مین پڑکر اس اصول کے معاون
نکلے - بہت کم ایسے تھے جو اسکی مخالفت پر قائم رہے نتیجہ یہ
ہوا کہ سلطنت کی حمایت اور استعانت کی وجہ سے اس
اصول نے ایسی قوت پکڑی اور اتنی ترقی پائی کہ اس کے
معاونین تمام اقطاع عالم مین موجود ہو گئے - اور مخالفین
مخالفت اصول کی وجہ سے ہر مقام مین نیست و نابود
کردیئے گئے - اس کی ترویج و اشاعت مین سلطنت
معاون نے جیسی جیسی ظالمانہ تدبیرون اور جابرانہ
ترکیبون سے کام لیا وہ آج تک اسلامی کتب تاریخ و

سیر مین محفوظ ہین - بالآخر - یہہ امور استحکام سلطنت
اصول مسلمہ ہونیکے لیے مدارج سے ترقی کرکے اصول
عقائد مین داخل کرلیے گئے - معاویین مین تو ہر درجہ اور
ہر طبقہ - ہر قوم اور ہر فرقہ کے لوگ داخل تھے - مگر اس کی
مخالفت مین صرف اوسی مخصوص فرقہ کے لوگ تھے جو
شیعہ علی اور دوستدار اہلبیت کے لقب سے مشہور
تھے - ان امور کی مخالفت کی وجہ سے اس فرقہ اور عقیدہ
کے لوگون کو سلطنت کی کشش سے جتنے مظالم اور مصائب
اوٹھانے ہوے اون سے کہین زیادہ علما و فضلا کی تحریر وغیرہ
سے ایذا پر ایذا اور ازار پر ازار برداشت کرنے ہوے

یون تو یہ حالات و واقعات جستہ جستہ تمام تاریخ
و سیر کی کتابون مین مندرج ہین - مگر نہ اون مین کوئی ترتیب
ہے نہ عنوان - کوئی تفصیل ہے نہ سلسلہ بیان - زمانہ
کا مذاق ہر واقعہ کی تفصیل و سلسلہ کا شائق ہے - اس لیے
ضرور تھا کہ ان امور مین اون تالیفات کا تفحص کیا جائے
جن مین سلسلہ کا بھی لطف ہو اور تفصیل کی بھی خوبی -
آپ جانتے ہین - جوئندہ یابندہ - ممکن نہین کہ
کسی کی کوشش بیکار جائے - خصوصاً حقیقت کی تلاش
حسن اتفاق سے عبقات الانوار جلد سوم - بحث خدشہ
منزلت کو مطالعہ کرتے وقت یہ تین ذرہاے حقیقت
نظر آئے - جنکی ندرت اور افادہ و منفعت کی ضرورت سمجھے
زیادہ قوم دیانت کے لوگون کو تھی -

چونکہ اصولاً خادم کو صرف حدیث ہی سے ازحد عقیدت ہے
غلطیت ہو۔ اس لئے ہوا ... موجودہ سلسلہ تہذیب
کو تین سو برس تک ... ترتیب دینے اسکی ترتیب و تجمیع کی کوشش
کی گئی اور یہ جواہر ریزے ایک سلک بیان میں مسلسل کر کے
برادران قوم و ملت کی اطلاع و واقفیت کے لئے پیش خدمت
کئے گئے۔ اور اس مجموعہ کا نام مفاخر کی علی السادات والنعیم
من بدیے بنی امیہ والعباسیہ رکھا گیا
رسالہ ماجری میں پہلے علامہ ابو المؤید
خوارزمی علیہ الرحمہ کے رسالہ مکاتیب کی عبارت اصل
مع ترجمہ درج ہے۔ جو حقیقت میں موضوعات و مصنوعات
احادیث و روایات ... مظالم و مفاسد بنی امیہ و بنی عباسیہ
کا تفصیلی دفتر ہے۔ یہ رسالہ کا رسالہ ... انتخاب کر دیا ...
اس لئے ... [illegible] ... جناب ... مرزا ... ساحب
طالب شہزادہ ... کے ... میں بھی ہندوستان
میں ... نہیں سنا گیا ہے۔ لہذا غرض تصدیق و توثیق ... سے
خاتمۃ الطبع کی اصلی عبارت جو کارپردازان مطبعہ
بولاق مصر معزیہ کی طرف سے اصل کتاب کے ساتھ شامل
دی گئی ہے۔ مندرج ہے۔
مزید اطمینان کی غرض سے اصل مؤلف علامہ
ابو المؤید خوارزمی کے احوال اور ان کے معتبر اور مستند
ہونے کی توثیق بھی مختلف علماء و فضلاء محدثین و مؤرخین
کے قول سے مندرج کر دی گئی ہے

یہ مختصر رسالہ گیا ہے - حقیقتاً تحقیق کا آئینہ ہے
اسمین حالات و واقعات کی تفصیل تو ضرور ہے - اور
اسمین بھی کلام نہین - موٴلف علیہ الرحمہ نے اسکو محققانہ
اور مورخانہ نقطۂ خیال سے بالکل غیر جانبدارانہ طریقہ پر
لکھا ہے - لیکن افسوس ہے کہ سلسلۂ بیان مین واقعات
کو قبل و بعد کا التزام نہین رکھا ہے - اسکی کی یہ باعث
معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریر کوئی خاص کتاب یا رسالہ تو بھی
ہی نہین بلکہ شیعان نیشاپور کے ایک استفتہ کا
قلمداشتہ جواب تھا جو بغرض انتظام تالیف کے لکھکر
ناظمین کے پاس بھیجدیا گیا تھا - اس لئے اس مین ترتیب
واقعات کی چندان ضرورت نہین تھی -

دوسری علامہ سید علی خان مدنی کی کتاب
درجات الرفیعہ فی طبقات الشیعہ کی عبارت
اصل مع ترجمہ ہے - یہ کتاب حقیقتاً کتاب الاحداث
امام ابوالحسن علی بن محمد بن ابی سیف المدعو بہ مدائنی کا
خلاصہ ہے - فاضل محقق نے محققانہ اور مورخانہ انداز
سے تمام واقعات کو مفصل اور مسلسل طور پر لقید زمانہ
وقوع - ذکر اسباب و علل - غرض ہر جزوی اور کلی اطلاع
ایکبارگی حاصل ہو جا سکتی ہے - مکاتیب سے اگرچہ اسکے
مضامین مختصر ہین - مگر باقاعدہ ہین مسلسل ہین اور
مفصل - تیسری کشکول شیخ بہاؤالدین آملی

علیہ الرحمۃ کی عبارت سے جس کا انداز بیان مورخانہ
اور محققانہ شان رکھنے کے علاوہ ۔ فلسفیانہ دلائل پر مبنی
ہی ۔ خصوصاً واضعین حدیث و روایت کو اون کی
موضوع کرنے کی ضرورت و مجبوری ۔ اصول عقاید
مین اونکا شمول ۔ پھر اسکے خارجی اثر سے اصول عقاید
مین مختلف مفاسد کا پیدا ہونا اور پھر اون سے اسلام
مین انواع اقسام کے مذاہب اور شعایر کا مخترع ہونا ۔ مذہب
جبر کا خاص طور پر مبتدع ہونا ۔ اس تفصیل و خوبی سے
بیان کیا ہی ۔ جسکے تسلیم کر لینے مین پھر کسی عقل والے کو
کوئی عذر نہین ہو سکتا

چونکہ یہ مضامین اس تفصیل و سلسلہ سے اسلام
کی عام اور مروجہ کتب تاریخ و سیر مین موجود نہین اور جن مذکو
الصدر کتابون مین موجود ہین وہ فی الحال کمیاب ہین ۔ اور
اگر سب کی سب کمیاب بھی نہ ہون تو صرف اونکا عربی مین
ہونا ہی ۔ قوم و ملت کی عام اطلاع و واقفیت کے لئے ۔
بہت بڑی دقت اور دشواری کا باعث ہی ۔ اس ضرورت
کو مد نظر رکھکر اس خادم قوم و ملت نے جو گذشتہ تیس برسون
سے ان اقسام کی قومی اور دینی خدمات کو انجام دیرہا ہے
محض افادۂ و اطلاع قوم و ملت کی ضرورت سے مرقومہ بالا
کتابون کی عبارات کو اون کے سلیس اور عام فہم ترجمون
کے ساتھ جمع کر دیا ہے ۔ گویا یہ مقدمہ ہی ہمارے اوس تبصرہ
کا جو اسوۂ رسول جلد اول مین ۔ شبلی صاحب کے دیباچہ

سیرۃ النبی پر لکھا گیا ہو اور جس مین انہین موضوعات کی قوت استناد پر مستخرجات احادیث کو مشاہدات تاریخ وسیر پر ترجیح دی گئی ہے اور ان تمام مظالم مفاسد پر خاک ڈالی گئی ہے جو ان موضوعات کی اصلی باعث تھے ؎

اے آنکہ ز ظلم و جور بگرفتہ نمو | جنبیدہ نہ اندازہ ستم یک سر مو
بیخوف مباش از مکافات عمل | بنگر و سیعلم الذین ظلموا

(مؤلف)

امید ہے کہ بالغ نظران قوم و ملت اس مختصر مگر مفید خدمت کو قبول فرما کر خادم کو دعاے خیر سے فراموش نفرمائینگے ؎

بر کریمان کارہا دشوار نیست

و

اخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین و صلی اللہ علی محمد و آلہ الطاھرین

کواتھ شریف العمارت
ضلع۔ آرہ

المولف
احقر
سید اولاد حیدر بلگرامی
عفی عنہ

۱۴ ربیع الآخر۔ چہار شنبہ
۱۳۲۴ھ

فہرست مضامین مندرجہ رسالہ ماجرائے

المولف الاحقر سید اولاد حیدر
عفی عنہ

اللہ اکبر

رسالہ مکاتیب علامہ خوارزمی علیہ الرحمہ

بسم الله الرحمن الرحیم

کتب الی جماعة الشیعة
نیشابور لما قصدهم محمد
بن ابراهیم والیها۔ سمعت
ارشدکم الله تعالی سعیکم
وجمع علی التقوی امرکم
ما تکلم به السلطان الذی
لا یتحمل الا علی العدل و
لا یمیل الا علی جانب
الفضل ولا یبالی بان
یمزق دینه اذا رفا دنیاه
ولا یفکر فی ان لا یقدم
نفساه اذا وجد رضاه
وانتم ونحن اصلحنا الله
وایاکم عصابة لم یرض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب محمد بن ابراہیم والی ایران
شیعان نیشاپور پر ظلم و تعدی
کی اور انھوں نے علامہ خوارزمی
کی خدمت میں اپنی حقیقت کا
استفادہ کیا تو علامہ موصوف
نے جواب میں لکھا۔
خدا تمہاری کوششوں کو راست
سے آراستہ کرے۔ میں نے تمہاری
استدعا سنی۔ خداوند عالم تمکو
بحکم تقوی اختیار کرنے کی توفیق
دے۔ تم نے اپنے حاکم کی نسبت
لکھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حاکم کو ایسا
ہونا چاہیے جو عدل کے مطابق حکم
دے ہمیشہ فضل و کرم کی جانب
مائل رہے۔ ایسا فعل نہ کرے کہ

الله لنا الدنيا فذخرنا الله لـ
الاخرة ورغب بنا عن ثواب
العاجل فاعد لنا ثواب الآجل
وقسمنا قسمين قسما مات
شهيدا وقسما عاش شريدا
فالحي يحسد الميت على ما
صار اليه ولا يرغب بنفسه
عما جرى عليه قال امير
المؤمنين ويعسوب الدين
عليه السلام المحن الى
شيعتنا اسرع الى الحدور
وهذه المقالة اسست
على المحن وولد اهلها في
طالع المزاهر والفتن
فحياة اهلها نغص و
قلوبهم حشوها غصص
والايام عليهم متحاملة
والدنيا اليهم مائلة فاذا
كنا شيعة ائمتنا في الفرائض
والسنن ومتبعي آثارهم
في ترك كل قبيح وفعل حسن
فينبغي ان نتبع آثارهم

کہ اوسکا دین خراب ہو گو دنیا کا فائدہ
ہو اوسکو ہمیشہ رضائے خدا کی فکر کرنا
سب سے مقدم ہے اے شیعان نیشاپور
تم لوگو اور ہم لوگوں کو خدا تعالی صلاح
خیر دے اور توفیق نیک۔ ہم وہ قوم
مصیبت زدگان ہیں جنکے لئے خدا
نے دنیا کو نہیں قرار دیا ہے بلکہ دار
آخرت میں ہمارے لئے ذخیرہ فرمایا ہے
اور جلد ثواب عطا کرنے کی جگہ ہمارا
وقت خاص پر اون ثوابوں کے
دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہم لوگ دو
قسم کے ہیں۔ ہماری ایک قسم تو
شہید ہو کر فائز بشہادت ہو گئی
اور ایک قسم مصیبت میں زندگی
بسر کر گئی۔ جو ہم میں سے زندہ
ہیں وہ مرجانے والوں پر اونکے
مصائب گذشتہ کے باعث رشک
کرتے ہیں اور اپنے نفوس میں اونکے
مصائب کی وجہ سے ذرا بھی
روگردانی کا خیال نہیں کرتے
حضرت امیر المومنین ویعسوب
الدین علیہ السلام نے فرمایا کہ

في الحجر، غصبت سيدتنا
فاطمة صلوات الله عليها وعلى
ابيها ميراث ابيها صلوات
الله عليه واله يوم السقيفة
واخر امير المومنين عن
الخلافة وسم الحسن عليه
السلام سرا وقتل اخوه
عليه السلام جهرا وصلب
زيد بن علي بالكناسة وقطع
راس زيد بن علي في الكوفة
وقتل ابناه محمد وابراهيم
على يد عيسى بن موسى
العباسي ومات موسى
بن جعفر في حبس هارون
وسم علي بن موسى بيد
المامون وهزم ادريس
بفخ حتى وقع الى الاندلس
فريدا ومات عيسى بن
زيد طريدا شريدا وقتل
يحيى بن عبد الله بعد
الامان والايمان وبعد
تاكيد العهود والضمان

اکر رنج و غم ہمارے شیعوں پر اوس سے
بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے جتنی
تیزی سے آدمی کے جسم پر ضرب کے
بعد آماس آجاتا ہے۔ آپ کے کلام کی
بنا اس پر ہے کہ آپ کی اولاد و
ذریات کی پیدائش اوس عام
پراشوبی۔ زوال اور فتنہ و فساد
کے طالع میں واقع ہوئی کہ آپ کی
اولاد و اعقاب کی تمام زمانہ حیات
تخفیف و شدت میں کٹی اور اون
کے قلوب مختلف فکر و تردّدات میں
مبتلا رہے۔ زمانہ اون پر حملات کرتا
رہا۔ دنیا اپنی طرف مائل کراتا ہی
گویا اوس کے پیچھے پڑی رہی۔ مگر ایں ہمہ
ہمارے اماموں کے شیعہ ہر حال
میں فرائض و سنن کی انجام دہی
میں مصروف رہے اور اپنے دین کی
اخبار و آثار کی اتباعت میں تمام
سر تسلیم کو ترک فرماتے رہے اون
کی اتباع آثار ائمہ کے حالات سے
مفصلاً ظاہر ہیں۔ جناب فاطمہ
سلام اللہ علیہا و علی ابیہا کی میراث

هذا غير ما فعل يعقوب بن
الليث بعلوية طبرستان و
غير قتل محمد بن زيد والحسن
بن القاسم الداعي على
يدي آل سامان وغيره
صنعه ابو الساج في علوية
المدينة حملهم بلا غطاء و
لا وطاء من الحجاز الى سامرة
وهذا بعد قتل مسلم بن قتيبة
لابن عمران بن علي حين اخذه
بابويه وقد ستر نفسه و
فارق شخصه بصائغ حياته
ويدافع وفاته ولا كما فعله
بالحسين بن اسمعيل المصعبي
بيحيى بن عمر الزيدي خاصة
وما فعله مزاحم بن خاقان
بعلوية الكوفة كافة وبحسبكم
انه ليست في بيضة الاسلام
بلدة الا وفيها لقتيل طالبي
تربة تشاركت في قتله الاموي
والعباسي واطبق عليهم
العدناني والقحطاني

اتاری اور بکر اور اونکی اولاد کو سے
انصار و سقیفہ کے دن غصب کر
لی گئی اور امیر المومنین علیہ السلام کو
سب سے آخر میں خلافت دی گئی
حضرت امام حسن علیہ السلام کو خفیہ
طور پر زہر دیا گیا اور اون کے بھائی
حضرت امام حسین علیہ السلام
کو علانیہ طور پر قتل کر ڈالا۔ زید
بن علی کے بیٹے یحیی کو کناسہ (مقام
غلیظ) میں پھانسی دی اور عمر کو
جنگ میں اونکا سر کاٹا۔ اور اونکے
دونوں بیٹے محمد اور ابراہیم
نامی کو عیسی بن موسی عباسی نے
قتل کر ڈالا۔ حضرت موسی بن
جعفر (امام ہفتم) نے ہارون
رشید کے قیدخانہ میں بحالت
اسیری انتقال فرمایا اور مامون
رشید نے علی بن موسی (امام
ہشتم) علیہ السلام کو زہر دیا۔
ادریس بن محمد مقام فخ میں
ہزیمت پاکر ملک اندلس
اسپین میں بے نام و نشان

فما من حيٍّ من الاحياء نعرفه
من ذي يمانٍ ولا بكرٍ ولا مضر
الا وهم شركاء في دمائهم
كما تشارك أيسار على جزر
قادتهم الحمية الى المنية
وكرهوا عيش الذلة فماتوا
موت العزة ووثقوا بما لهم
في دار الآخرة فسخت نفوسهم
عن هذه الفانية ثم لم
يشربوا كأساً من الموت الا
شربها شيعتهم واولياؤهم
ولا قاسوا لوناً من الشدائد
الا قاساه انصارهم واتباعهم
داس عثمان بن عفان بطن
عمار بن ياسر بالمدينة
ونفى ابا ذر الغفاري الى
الربذة واشخص عامر بن عبد
قيس التميمي وغرب الاشتر
النخعي وعدي بن حاتم
الطائي وسير عمرو بن زرارة
الى الشام ونفى كميل بن
زياد الى العراق وجفا

ہو گئے۔ اور عیسی بن زید (موتم
الاشبال جد اعلای سادات
بارہہ و بلگرام) یکہ و تنہا ہو کر
پریشان پھرتے رہے۔ یحیی بن
عبداسد بن زید کو امان دی جانے
حلف شرعیہ او قضائی اور عہد
پیمان جائز اور ضمانت کی جانے
بعد بھی قتل کر ڈالا۔ یہ صرف وہ لوگ
ہیں جو حجاز و عراق میں شہید کر دیئے گئے
اور ان خراسان کے علاوہ ہیں۔ وہ لوگ
جنکو یعقوب بن لیث نے سادات علوی
ہونے کی وجہ سے علاقہ طبرستان میں قتل
کرا دیا۔ اسی طرح محمد بن زید اور حسن
بن القاسم المعروف بہ داعی کو قبیلہ
... کے ذریعہ سے قتل کرایا۔ اسکے
علاوہ ابو الساج سادات شہر مدینہ
کو بلا پردہ و سامان راحلہ حجاز سے
سامرہ لے گیا اور یہ اس وقت واقع
ہوا جب قتیبہ بن مسلم باہلی ابن عمر
بن علی کو قتل کر چکا تھا واقعہ یہ ہے کہ
قتیبہ نے ایک دن ایک شخص کو
بھیجا تھا کہ وہ ابن عمر بن علی کو

ابی بن کعب واقصاہ وعادیٰ
محمد بن حنیفہ واولاد علی
فی دم محمد بن سالم ما عمل وفعل
مع کعب فی الکعبہ مافعل
واتبعہ فی سیرتہ بنو امیہ
یقتلون من حاربہم ویغدرون
بمن سالمہم لایحفظون المہاجرین
ولایصونون الانصار ولا
یخافون اللہ ولا یختشون
الناس قد اتخذوا عباد اللہ
خولا ومال اللہ دولا یہدمون
الکعبہ ویستعبدون الصحابہ
ویعطلون الصلوات الموقوتہ
ویقطعون اعناق الاحرار
ویسیرون فی حرم الرسول
بسیرہم فی حرم الکفار فاذا
فسق الاموی فلم یات بالضلالۃ
عن کلالۃ قتل معویہ حجر بن
الکندی وعمرو بن الحمق
الخزاعی بعد الایمان
المؤکدہ والمواثیق المغلظہ
وقتل زیاد بن سمیہ الالوف

کی حفاظت جان او مصیبت گر
سرا و نکو اون کی ترکیب کرتا ہے
قتیبہ نے بین اسی حالت بن پکڑوا
بلایا اور قید کردیا اور السیس بن حسین
بن اسمٰعیل مصعبی نے خاص طور پر یحییٰ
بن مزید کے ساتھ ظلم و شقاوت
برتی اور ایسی ہی ظلم و شقاوت
مزاحم بن خاقان نے کوفہ کے سادات
علویہ کے ساتھ کیئے اور یہ بھی مجمل
شمار کیجیے سمجھ لو کہ ممالک اسلامیہ
مین کوئی شہر ایسا نہین چھوٹا
جس مین آل ابی طالب نہ قتل کیئے
گئے ہون اور اونکے قتل و خون مین
اموی اور عباسی نے شرکت نکی ہو
اور اونکے اس فعل مین کسی عدنانی
یا قحطانی نے مطابقت نکی ہو
کوئی شخص قبائل دنیمیان
بنی بکر اور بنی مضر کی ... لوگون
مین ایسا نہین چھوٹا جو
انکے خون مین نہ شریک ہوا
ہو - اور محصومون کی
طرح حرام خونون کو دیکھتا ہو نہیں

من شيعة الكوفة وشيعة البصرة
صبرا وان سجنهم حبسا وامتد
حتى قبض الله معوية على
اسواء اعماله وختم عمره
بشر احواله في شيعة ابنه يجد
جبحاه ويقتل ابناه قتلا
الى ان قتل هانی بن عروة المرادي
ومسلم بن عقيل الهاشمي اولا
وعقب بالحر بن زياد الرياحي
وبابي موسى عمر بن قرظة الا
وحبيب بن مظاهر الاسدي
وسعيد بن عبد الله الحنفي
ونافع بن هلال البجلي و
وحنظلة بن سعد الشامي
وعابس بن شبيب الشاكري
في نيف وسبعين من جماعة
شيعة الحسين عليه السلام
يوم كربلاء ثانيا وسلط عليهم
الدعي بن الدعي عبيد الله
بن زياد يصلبهم على جذوع
النخل ويقتلهم الوان القتل
حتى اجتث الله دابره ثم

ان مظلوموں کی حیات پر عزت کی موت
کو پسند کیا اور ذلت سے جینے کو نا پسند
فرمایا اس لئے وہ عزت کی موت مر گئے
اور اون تمام نعمات پر فائز ہوئے جو
دار آخرت میں اونکے لئے ذخیرہ تھیں
اپنی پاک روحوں کو دنیائے فانی سے
رہا کیا اور ان حضرات میں سے کسی نے
کاسہ مرگ ایسا نہیں پیا جس کا ذائقہ
اونکے شیعوں نے اور اونکے دوستوں
نے چکھا ہو اور کوئی مظالم و شدائد
ایسے باقی نہ رہے جو انھوں نے اخیال
کئے ہوں اور دونوں کو بیاد انکا شدید
و ستمین پر نگذرے ہوں۔ حضرت
عثمان بن عفان نے حضرت عمار یاسر
کو شکم پر لاتیں ماریں اور حضرت ابو ذر
غفاری کو مدینہ سے ربذہ نکالا اسی
طرح عامر بن عبد قیس التمیمی کو جلا
وطن کیا اور مجبور کیا اشتر نخعی اور عدی
بن حاتم عدی کو اونکو گھر سے نکالدیا
اور عمرو بن زرارہ کو بھی شام کی طرف
بھیجدیا اور کمیل بن زیاد کو قتل

لتظهر بدماءهم التي سفكت غضبا
للشيعة بجريرتهم الذي اجترمه
فانتقمت لنفسه لاهل البيت
طائفة اراد الله ان يجزيهم
من محمد ما صنعوا ويغسل
عنهم بغير ما اجترحوا فصمدوا
لصميم الفئة الباغية وطلبوا
دم الشهيد من ابن الزانية
لا يزيدهم قلة عددهم وانقطاع
مددهم وكثرة سواد اهل
الكوفة بازائهم الا اقداما على
القتل والقتال وسخاء بالنفوس
والاموال حتى قتل سليمان
بن صرد الخزاعي والمسيب
بن نجبة الفزاري وعبد الله
بن وال التميمي في رجال
من خيار المؤمنين وعلية
التابعين ومصابيح الانام
وفرسان الاسلام ثم تسلط
ابن الزبير على الحجاز والعراق
فقتل المختار بعد ان شفى
الاوتار وادرك الاثار

میں اپنی قطعی مخالفت کر دی اور
ابن ابی کعب پر ایسی ہی ستم برپا
کئے اور یہانتک خاتمہ تک پہونچایا۔
حضرت محمد بن حنیفہ کے ساتھ عداوت و ظلم
کئے اور محمد بن سالم اور کعب ابن ... کی
کے خون میں جو جو تلبیسین کی گئیں
وہ اپنی تمام براہین اور بعد میں آ
زاد منصبین کی تقلید اختیار کی
جونکہ اون سے گذشتہ حضرات ظفر دار ان
علی بن جمل و صفین میں ... اونکو تو
قتل کر ڈالا اور جو بچ گئے انکے وطن
ساتھ غدر و فساد کیا۔ نہ اونکو
مہاجرین کو پناہ دی اور نہ انصا
زادون کی اعانت کی اور رسند ... سا
والوں نے انکی قدر کی۔ ان
لوگوں نے اپنے بندگان خدا کو اپنی
ملکیت اور مال اللہ کو اپنی
خاص دولت سمجھ رکھا تھا۔
کعبہ کو منہدم کر دیا تھا صحابہ
کی بےحرمتی کرلیے تھے اور حرم
رسول کو مقتل بنا دیا تھا ان لوگوں نے وہ
خدا کی کتاب و سنت ... اور یہن

طلب بدم المظلوم الغريب
فقتل قاتله ونفى خاذله و
اتبعوه اباعمر بن كيسان
واحمر بن شميط ورفاعة
بن يزيد والسائب بن مالك
وعبد الله ابن كامل وتلقف
بقايا الشيعة يمثلون بهم كل
مثلة ويقتلونهم شر قتلة حتى
طهر الله من عبد الله بن
زبير البلاد واراح من اخيه
مصعب العباد فقتلهما عبد
الملك بن مروان كذالك نولي
بعض الظالمين بعضا بما كانوا
يكسبون بعد ما حبس ابن
الزبير محمد بن حنفية واراد
احراقه ونفى عبد الله بن
عباس واكثر ارهاقه فلما
خلت البلاد لآل مروان
سلطوا الحجاج على الحجازيين
ثم على العراقيين فتلعب
بالهاشميين واخاف
الفاطميين وقتل شيعة

داخل ہوتے تھے جسطرح حرم کے تمام
میں داخل ہوتے تھے اور نہ موقع
کو ترک کرتے تھے زنا اور نیکوکاروں
کو قتل کرتے تھے - اور نہ اُمیہ میں
جب کوئی کسی ضلالت کا مرتکب
ہوتا تھا تو اوسکو کوئی سزا نہیں
دیجاتی تھی - معاویہ نے عمرو بن حمق
اور حجر ابن عدی الکندی کو بخلاف
قسمہاے شرعیہ اور وعدہاے صحیح
قتل کرایا اور زیاد بن سمیہ نے
ہزاروں شیعیان کوفہ و بصرہ کو
قتل کرایا اور اونکی کثیر تعداد کو
مدتہای دراز تک قید میں رکھا یہانتک
کہ معاویہ اپنی بداعمالی کی زیادتی
کو لئیے خدا کے دربار میں بلالیا گیا
اور اوسکی عمر تمام اعمال کے
ساتھ تمام ہوگئی - معاویہ کی
شقاوت اوسکے بیٹے نے اختیار
کی جو کچھ اوسکے باپ نے چھپایا
چھپا کر رکھا تھا یزید نے اوسکو
علانیہ کردیا اور دکھلادیا یہانتک
ہانی بن عروہ مرادی اور

في وجهنا اما رشيد الهجري و
جويرية بن مسهر العبدي و كميل بن
زياد النخعي فالتمس البلاء
من الملوك المروانية الى
الايام العباسية حتى اذا
اراد الله ان يجدد ملكهم
بلغتهم اياهم ديجور عظم
من جهم في آخر ايامهم بعث حتى
نقمة الحق لهم والذين
المعتضد ... على فخ ...
ومن قتلوا اهل العراق وقتلوا
اهل الشام وقتلوا من شيعته
نصر بن خزيمة الاسدي و
معاوية بن اسحق الانصاري
نبشوا منهم من شاهده وتابعه
وحمى من زوجه وانه
ومنعني من عمه واشياعه ثم
استقبلكم ذلك اعدائهم و
... اقر قوم اهل ... الاسلام
الخطبة عقب الله عليهم
و ... الملك منهم بعد
... محمد ... لم

اور سعد بن عقیل ہاشمی کو پہلو علی
... پر قتل کیا اور ایک بعد
حجر بن زیاد ... ابو موسی عمران
... الانصاری کا ... حبیب ابن مظاہر
اور اسد بن ... بن عبداللہ جعفی
... ہلال بن ... حنظلہ بن سعد
الشامی ... عابس بن شبیب
شاکر و شیعیان امام حسین علیہ
السلام سے بیشتر نفر ہر یک کو عرصہ
کربلا میں قتل کیا ... گئے
... غلبہ کے بعد ولید سالم بن
... عبداللہ بن زید نے
شیعیان قریب و بعید کو خوب ...
... شانوں پر سولیاں دلوائیں
اور انواع اقسام کے ستم اذیت کو
قتل کرایا۔ یہاں تک کہ خاندان
والے اوسکی پشت ... ان بیگناہوں
کو خون ناحق اور ہتک حرمت
کی بیشمار معصیت کا بار کیا!
اور اوسنے ... ایک
جماعت ... کو ... فرصت
... توفیق ... ہوئی اور

نظر لا [illegible] الیه الی
صلابة العلویة والی [illegible]
الی استید [illegible] تقاه واتبع
[illegible] واخته بدایتها و
وافتتح عمله بقتل عمه عبد الله
بن [illegible] بن عبد الله بن
جعفر بن ابی طالب [illegible]
طواغیت خراسان وخوارج
سجستان واکراد اصفهان
علی آل ابی طالب یقتلونهم
تحت کل حجر ومدر ویطلبهم
فی کل سهل وجبل حتی [illegible]
[illegible] اسمه تقتل
کما قتل [illegible] الناس فی طلب [illegible]
لم ینفعه ان استحلف الله [illegible]
وان ذکره ما [illegible] وحلت
من دوانیق الدنیا [illegible]
فیها [illegible]
جو [illegible] ان [illegible]
وقد استادت سجونه بأهل
بیت الرسالة [illegible]
الطیب والطهارة قد [illegible]

خداوند عالم [illegible] لوگوں کو ذریعہ
ان [illegible] وقت [illegible] زیادہ
فرمایا اور [illegible] جماعت [illegible] شہید
مقتول کے خون [illegible]
اس ولا [illegible] ہو گئے [illegible] مگر
[illegible] تمام [illegible] زیادہ
ہوئی اور [illegible] پہنچ [illegible]
منقطع ہو گئی اشراف کی [illegible]
اون کو [illegible] وہ مقاتلہ پر [illegible]
[illegible] سے
[illegible] سلیمان
[illegible] سیب بن نخبہ
[illegible] واسطے
[illegible] اخیار [illegible]
[illegible] ہو گئے تھے اور
[illegible] اور [illegible]
[illegible] تھی [illegible]
[illegible] ہوا
[illegible] ہو گیا ہو [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] کو طلب خون کیا اور
[illegible] تمام مقاتلوں کو قتل کیا

عما يجوز تلفظ حاضرهم حتى
قتل عبد الله بن محمد بن عبد
الله الحسني بالسند على يد عمر
بن هشام بن عمر التغلبي فما
ظنك بمن قرب متناوله عليه
وكان مسه على يديه وهذا
قليل في جنب ما فعله هارون
منه وفعله موسى قبله بهم
فقد عرفتم ما توجه على الحسن
بن علي بفخ من موسى واتفق
على علي بن الافطس الحسيني
من هارون وما جرى على
احمد بن علي الزيدي وعلى
القاسم بن الحسن بن علي
الحسني من حبسه وعلى علي
بن غسان الخزاعي حين
اخذ من قبله والجملة ان
هارون مات وقد حصد شجرة
النبوة واقتلع غرس الامامة
وانتم اصلحكم الله اعظم
نصيبا في الدين من الاعمش
فقد شتموه ومن يحيى بن يقطين

اور اونکے دشمنوں کو زیبا نہیں کہ ذلیل
و خوار کیا اور ابو حمزہ نے کمیت بن زید
احمر بن شمیط اور رفاعہ بن یزید
اور سائب بن مالک تمام جماعت
شیعوں نے اونکا ساتھ دیا۔ اور قاتلان
حسین کو اوسی طرح قتل کیا جس
طرح اونھوں نے شیعان حسین کو
قتل کیا تھا یہانتک کہ خدا نے
عبد اللہ بن زبیر کے وجود سے تمام
بلاد و امصار کو طاہر کیا اور اوسکے
بھائی مصعب کی طرف سے بھی
تمام دنیا کو آرام و اطمینان ہو گیا
اور ان دونوں کو عبد الملک بن
مروان نے قتل کیا۔ اسی طرح
ایک ظالم کے بعد دوسرا ظالم
قائم ہوتا گیا اور اون سے انواع
اقسام کے ظلم عمل میں آئے گئے
اس سے قبل ابن زبیر نے محمد
حنفیہ کو قید کیا اور اونکو جلا
دینے کا قصد کیا۔ عبد اللہ بن
عباس کے فضائل کا انکار کیا اور
اکثر اوقات اونپر سخت ظلم کئے

فقد الصموه فانا الصلحاء
الاول فقد قتل زید بن
صوحان العبدی وعوقب
عثمان بن حنیف الانصاری
واقصی حارثه بن قدامة
السعدی وجندب بن زهیر
الاسدی وشریح بن هانی
المرادی ومالک بن کعب
الارحبی ومعقل بن قیس
الریاحی والحارث الاعور
الهمدانی وابو الطفیل الکنانی
وما فیهم الا من خر علی وجهه
قتیلا او عاش فی بیته ذلیلا
یسمع شتمة الوصی فلا ینکر
ویری قتلة الاوصیاء
واولادهم فلا یغیر ولا
یخفی علیکم حرج عامتهم
وحیرتهم کجابر الجعفی و
ورشید الهجری وزرارة
بن اعین لیس الا انهم
تتهمهم الله بتلون اولیاء
الله ویتبرعون من اعداء

اور جب تمام ملک آل مروان کو
لئے خالی ہو گیا تو حجاج پہلے
حجاز پر پھر تمام عراق کا والی
ہوا اور وہ بنی ہاشم کے ساتھ
طرح طرح کے کھیل کھیلا اور
بنی فاطمہ کو ڈرایا اور دھمکایا
شیعان علی کو پکڑ پکڑ کر قتل
کیا اور آل بیت رسولؐ کی بنیاد
کھود ڈالی کمیل ابن زیاد
نخعی پر جو مصائب گذرے
یہ تمام مصیبتیں اور مظالم بنی
امیہ کے وقت سے لیکر بنی
عباس کے زمانہ تک قائم رہے
یہاں تک کہ خدا نے اونکی مدت
حکومت تمام کی اور اون کے
گناہ [illegible] کو تمام لوگون کے گناہون
سے عظیم ترین قرار دیا۔ آخر ایام
بنی امیہ میں جب حق مہمل اور
دین معطل ہو چکا تھا تو زید بن
علی نے احقاق حق کے لئے سعی
بلیغ کی اہل عراق نے اون کے
ساتھ نفاق کیا اور اون کو

الله وکفی به حوباً عظیماً عندهم
وعیباً کبیراً بینهم وقتل فی
بنی العباس فاتك سعید بحمد
الله تعالی مقالا وجل بی
عجائبهم فانك تری ماشئت
مجالا یحیی فیتهم فتعرق
علی الدیلمی والترکی ویحمل
الی المغربی والفرغانی فیموت
امام من ائمة الهدی و
سید من سادات بیت
المصطفی فلا یتبع جنازته
ولا یخصص بقبرته و
یموت ضراط لهم او
لاعب او مسخرة او ضارب
فتحضر جنازته العدول
والقضاة ویعمر مجلس
التعزیة عند القواد و
الولاة ویسلم فیهم من
یعرفونه دهریا او سوفسطائیا
ولا یتعرضون لمن یدرس
کتابا فلسفیا ومانویا و
یقتلون من عرفوه شیعیا

اونکو چھوڑ دیا اہل شام نے مرتکب
اونکو قتل کیا اور اونکے ساتھی
شیعون کو مثل نصر بن خزیمه
الاسدی اور شبیب بن اسحق انصاری
اور اونکے متبعین کی جماعت
کثیر کو قتل کیا یہان تک کہ اون
لوگون بھی قتل کر ڈالا جو ان
لوگون سے قرابت اور عزیز داری
رکھتے تھے یا وہ لوگ جو انکی
مدح وثنا کرتے تھے جب ان ظلمہ
وقت زیبان تک ان صاحبان
حرمت کی ہتک توہین کی اور
انکے گناہ و معصیت اس شدت
کے ساتھ پہونچ چکی تو خدا نے
ان پر غضب نازل کیا اور ان
سے انتزاع ملک کر لیا۔ ان
پر ابو مجرم (ابا مسلم) کو
مسلط کیا پھر نظر قدرت علویین
کے ساتھ ابا مسلم کی سختی اور
عباسیون کے ساتھ اسکی نرمی
کو برابر دیکھتی تھی اور سے انکو
اس کردار میں خوف خدا کو چھوڑ

وسیفکون دم من سمی ابنه
علیا ولو لم یقتل من شیعة
اهل البیت غیر المعلی بن خنیس
قتیل داود بن علی ولو لم یحبس
فیهم غیر ابی تراب المروزی
لکان جرحا لا یبرأ ونائرة
لا تطفأ وصدعا لا یلتئم و
جرحا لا یلتحم وکفاهم ان
شعراء قریش قالوا فی
الجاهلیة اشعارا یهجون بها
امیر المومنین علیه السلام
ویعارضون فیها اشعار
المسلمین فحملت باشعارهم
ودونت اخبارهم ورواها
الرواة مثل الواقدی ووهب
بن منبه التمیمی ومثل
الکلبی والشرقی بن القطامی
والهیثم بن عدی وداب
بن الکنانی وان بعض الشعراء
ذکر مناقب الوصی
بل فی ذکر معجزات النبی صلی

یا۔ خود غرضی کی نبعاث کی۔ آخرش
کو دنیا کو ہاتھ سے کھویا۔ اوسکے طرز عمل
یوں ظاہر ہوئے کہ اوس نے عبد اللہ
بن معویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی
طالب کو قتل کرایا اور کا فران خراسان
نواح سجستان اور اکراد
اصفہان کو آل ابی طالب کے
قتل پر تعین کیا انھوں نے آل
ابیطالب کو پہاڑوں میدانوں
اور ریگستانوں میں ڈھونڈھ
ڈھونڈھ کر قتل کیا یہانتک کہ
اوسکے برادر ابو مسلم پر ایک
ایسا شخص مسلط ہوا جو اوسکے
(ابو مسلم) نزدیک سب سے زیادہ
محبوب تھا (السفاح) اور
اوسکو (ابو مسلم کو) ویسا ہی
اس نے (السفاح نے) قتل
کیا جیسا اس نے کثیر التعداد
بندگان خدا کو قتل کیا تھا اوس
اس نے بھی اس سے ویسا ہی
مواخذہ کیا جیسے اس نے اپنا

فيقطع لسانه ويمزق ديوانه
كما فعل بعبد الله بن عمار
البرقي وكما اريد بالكميت
ابن زيد الاسدي وكما نبش
قبر منصور بن الزبرقان
النمري وكما دمر على دعبل
الخزاعي مع رفقتهم من
مروان ابي حفصة اليمامي
ومن علي بن الجهم الشامي
ليس الا لغلوهما في النصب
واستيجابهما مقت الرب
حتى ان هارون الخيزران
وجعفر المتوكل على الشيطان
لا على الرحمن كانا لا يعطيان
مالا ولا يبذلان الا لمن
شتم ال ابي طالب ونصر
مذهب النواصب مثل
مصعب ابن الزبير ووهب
البختري من الشعراء مثل
مروان ابي حفصة الاموي
ومن الادباء مثل عبد الملك
ابن قريب الاصمعي فاما

بیت کو لئے دہر دن سی سواخذہ
کرتی ہے اس شخص کو اسکا یہہ طرز عمل
بھی کوئی فائدہ نہ پہونچا سکا کیونکہ
اسکی یہہ سوء تدبیری غضب خدا کا
باعث ہوئی حصول مدعا کو بعدہ
اپنے حرص کے گھوڑے پر سوار ہو گیا
دنیا میں اوسکے اعمال حبط ہو گئے
تمام دنیا کو اوس نے جور و ظلم سے
بھر لیا۔ یہانتک کہ وہ مر گیا اور
تمام ملک کے قیدخانہ اہلبیت سادات
اور معدن طہارت سی بھر گئے۔
اوسکے خلفا اور وزرا نے بھی اوسکی
تقلید کی۔ عبد اللہ بن محمد بن
ہشام بن عمر التغلبی کے ذریعہ
سے قتل کیا اوسکی وجہہ صرف
خلافت مصلحت سلطنت کے
شک و شبہہ کے سوا اور کچھہ معلوم
نہیں ہوئی اور یہہ واقعات
تو اون مظالم کے مقابلہ میں
جو ہارون نے اہلبیت کے ساتھہ
کئے یا موسی عباسی کے کیا بہت
ہی قلیل اور کچھہ بھی نہیں ہے۔

في ايام جعفر فمثل بكار
بن عبد الله الزبيري وبني
السمط ابن ابي الجون الاموي
وابن ابي الشوارب العبشمي
ونحن ارشدكم الله قد
تمسكنا بالعروة الوثقى و
آثرنا الدين على الدنيا و
ليس يزيدنا بصيرة زيادة
من زاد فينا ولن يحل لنا
عقيدة نقصان من نقص
منا فان الاسلام بدا غريبا
وسيعود كما بدا وكلمة من
الله ووصية من رسول
الله يورثها من يشاء من
عباده والعاقبة للمتقين
ومع اليوم غد ويوم السبت
احد قال عمار بن ياسر رضي
الله عنه يوم صفين لو ضربونا
حتى تبلغ سعفات هجر لعلمنا
انا على الحق وانهم على الباطل
ولقد جزم جيش رسول
الله صلوات الله عليه

حضرات اے شیعان نیشاپور خود
واقف ہیں کہ موسیٰ عباسی کے ہاتھوں
حسن بن علی پر ظلم فخ میں کیسے
گذرا اور علی بن حسین افطس
حسینی پر ہارون کے ہاتھوں جو ظلم
گذرے اور احمد بن زید بن علی پر
اور قاسم بن علی الحسنی پر قید دائم
اور علی بن غسان الخزاعی پر
گزرتا ہے اور روبکاری کی مصائب
ہارون کے ہاتھوں جو گذرے ہیں وہ
مشہور ہیں بیان تک کہ ہارون
مر گیا ایسی حالت میں کہ وہ شجرہ
رسالت کو قطع اور نخل امامت کو
مستاصل کر چکا تھا۔ اور اے
شیعان نیشاپور خدا تمہارے
امور میں صلاح و خیر دے تم لوگ
نعمت دین میں ہمیشہ سے زیادہ حصہ
نہیں رکھتے جنکو خوف زدہ کیا گیا
اور علی بن یقطین پر اتہام لگایا
گیا اور ان سے زمانہ سابق میں
زید بن صوحان العبدی کو پہلو
پھر بعد اونکے عثمان بن حنیف کے

ثم صوم ولقد تاخر الاسلام
ثم تقدم ۔ الم ۔ احسب الناس
ان یقولوا امنا وهم لا یفتنون
ولولا محنة المومنین وقلتهم
ودولة الکافرین وکثرتهم
لما امتلأت جهنم حتی تقول
هل من مزید ولما قال الله تعالی
ولکن اکثرهم لا یعلمون ولما
تبین الجزوع من الصبور
ولا عرف الشکور من الکفور
ولما استحق المطیع الاجر
ولا احتقب العاصی الوزر فان
اصابتنا نکبة فذلک ما قد تعودنا
وان رجعت لنا دولة فقد
کنا انتظرنا ۔ وعندنا بحمد الله
تعالی لکل حالة آلة ولکل
مقامة مقالة فعند المحن
الصبر وعند النعم الشکر
ولقد شتم امیر المومنین
علیه السلام علی المنابر
الف شهر فما شککنا فی

الانصاری ۔ حارثہ بن قدامۃ السعدی[۶۵]
جندب بن زہیر الاسدی اور شریح
بن ہانی المرادی اور اخر بن مالک
ابن کعب رجبی میثم بن قیس[۶۹]
ریاحی ۔ حرث بن الاعور ہمدانی
اور ابوالطفیل کنانی کو بھی ایسی ہی
مصیبتیں پیش آئیں اور انمیں
سے کوئی شخص ایسا نہین بچا
جو نہ قتل کیا گیا ہو یا بھگایا ہوا
اوس نے گھر بیٹھ کر حقیرانہ اور
فقیرانہ زندگی نہ بسر کی ہو اور
برابر جناب علی مرتضیٰ پر سب وشتم
نہ سنتا ہو اور اوسکی تردید و تکذیب
پر مجال رکھتا ہو یا اونکی اولاد و
ذریات کو قتل ہوتے ہوے نہ دیکھتا
ہو ۔ لیکن بااینہمہ اونکے عقاید
مین تغیر نہ آیا اور یہ مظالم اونکو
کوئی حرج نہ پہونچا سکے جیسا
کہ جابر جعفی ۔ رشید ہجری[۶۲]
اور زرارہ بن اعین کے حالات
سے ظاہر ہے ۔ کیونکہ یہ سب

في وصيته وكذب محمد
صلى الله عليه وآله وسلم
بضع عشر سنين فما اتهمنا الا في
نبوته وعاش ابليس مدة
تزيد على الابد فلم نرتب
في لعنته وابتلينا بفقد الحق
ونحن مستضيئون بدولته
ودفعنا الى قتل الامام بعد
الامام والرضا بعد الرضا
ولا مرية عندنا في صحة امامت
وكان وعد الله مفعولا و
كان امر الله قدرا مقدورا
كلا سوف تعلمون ثم كلا سوف
تعلمون وسيعلم الذين
ظلموا اي منقلب ينقلبون
ولتعلمن نبأه بعد حين
اعلموا رحمكم الله ان بني
امية الشجرة الملعونة
في القران واتباع الطاغوت
والشيطان جهدوا في
دفن محاسن الوصي واستأجروا

بزرگوار اولیا و ائمہ (ائمہ طاہرین) کے
کے دوستدار تھے ۔ اونکو دشمنون سے بچا
بچتے اور ظلمہ وقت کے نزدیک اونکا یہی جرم
عظیم تھا اور عیب کبیر تھا ۔ اب بنی
عباس کے کردار کا ذکر کرو ۔ اگر ذکر
میں ہمکو بہت سے اقوال ملینگے اور
اون کے افعال میں عجائب و غرائب
مشاہدات پیش آئینگے ۔ بنی
الساں کی تعظیم کو گویا ان لوگون
نے قبائل دیلم ۔ اقوام ترک ۔ اندلس
اور فرغانہ کے لیے خاص و وقف کر دیا
تھا اور جب ال عبد بنی کے طبقہ میں سے
کوئی عالم مر جاتا تھا یا اہل بیت
مصطفےٰ میں سے کوئی سید القوم
انتقال فرما جاتا تھا تو کوئی فرد
واحد اونکے جنازے میں شریک نہ
ہوتا تھا ۔ بخلاف اسکے جب کوئی
مسخرہ ۔ قوال ۔ یا شاہی گانے
بجانے والا مر جاتا تھا تو تمام علما
و فضلا اور قضاۃ اوس کے
جنازے کی مشایعت کرتے تھے

من كذب في الحديث على النبي
صلعم وحولوا الجوار الى بيت
المقدس عن المدينة ونقلوا
زعموا الى دمشق عن الكوفة
ودينوا في طمس هذا الآثار الاموال
وقلدوا عليه العمال واصطنعوا
فيه الرجال فما قدروا على
دفن حديث من احاديث رسول
الله صلى الله عليه واله وسلم
ولا على تحريف اية من كتاب
الله تعالى ولا على دس من
اعداء الله في اولياء الله
كان ينادي على روسهم
بفضائل العترة ويبكت
بعضهم بعضا بالدليل و
الحجة لا تنفع في ذلك هيبة
ولا تمنع منه رغبة ولا
رهبة والحق عزيز وان
استذل اهله وان اقل
حزبه والباطل وان رصع
بالشبه قبيح وذليل غطي

اور بزرگان ونیکیان قوم کے
مقابر ومساجدین اوسکی قبر
بناتے تھی بنی عباس اولوگوں
سی جو مذہباً دہریہ اور سوفسطائیہ
ہوتے تھے بحسن سلوک پیش آتے
تھے - اور یہ لوگ اگر قوم وملک
کو کتب فلسفہ اور حکمت مانویہ
کی تعلیم دیتے تھے تو اون سی مطلق
اعراض نہین کرتے تھی - لیکن جب
کسی شیعہ کو پہچان لیتے تھے تو
اوسکو قتل ہی کر ڈالتے تھے
اور جس شخص کا نام علی ہوتا تھا
اوسکی گردن مارتے تھی معلی
بن خنیس نواده علی سے قتل
کیا - اور ابی تراب مروزی کو
حبس دوام کی سزا دی - ان
لوگون نے اپنے ذمہ وہ مظالم
لئے جن سے وہ کبھی بری نہین
ہو سکتے اور وہ آتش فتنہ و
فساد برپا کی جو کبھی بجھہ نہین
سکتی اور وہ زخم لگائے کاری

وجهه بکل ملیح قال عبد
الرحمن بن الحکم وهو انفس
بنی امیه ؎
سمیه امسی نسلها عدد الحصا
و بنت رسول الله لیس لها نسل
غیره
لعن الله من یسب علیا
و حسینا من سوقه و امام
وقال ابو دهبل الجمحی فی حمیة
سلطان بنی امیه و ولایه
آل ابو سفیان ؎
تبیت السکاری من امیه نوما
وبالطف قتلی ما ینام حمیمها
وقال سلیمان بن قته ؎
وان قتیل الطف من آل هاشم
اذل رقاب المسلمین فذلت
وقال الکمیت بن زید
وهو جار خالد بن عبد
الله قشری ؎
فقل لبنی امیه حیث حلوا
وان خفت المهند والقطیعا
اجاع الله من اشبعتموه

پہونچائی جو کبھی اچھے نہین ہو سکتے
اونھون نے اون جہگاے و رنجش
کی تواعانت کی جنھون نے اپنے
اشعار مین امیرالمومنین ؑ کی ہجو کی
لیکن اون شعرای اسلام کی تعریض و
تنبیہ کی جنھون نے اپنی اشعار مین
حضرت علی کی مدح و ثنا کی تھی۔
بنی عباس نے خاصکر انھین اشعار
(ہجویہ) کو طلب کیا اور اون کو
تمام اخبار و مرویات۔ کو اپنی خاص
اہتمام سے شایع کیا اور بعض جبار
و اشرار نے۔ واقدی۔ وہب بن
منبہ التمیمی۔ کلبی۔ شرقی بن
القطامی۔ ہشیم بن عدی۔ اور
داب بن الکنانی نے دفتر کے
دفتر سیاہ کر ڈالے۔ بعض شعرا
شیعہ نے علٰحدہ نہین۔ بلکہ بحضرت
صاحبہم کے ذکر معجزات کے ساتھ
حضرت علی کے فضائل و مناقب
کا بھی ذکر کیا اوس غریب کی
کی زبان کٹوا لی گئی۔ اور اوسکا
وظیفہ بند کر دیا گیا۔ اسی طرح

واشبع من بجورکم اجیعاً
وما هذا ابالحجب بن صباح
شعراء بنی العباس علی
سادتهم بالحق وان کرهوه
وتفضیل ما نقصوه و
قتلوه قال المنصور بن
الزبرقان علی بساط هرون
س
آل النبی ومن یحبهم
یتطامنون مخافة القتل
من النصاری والیهود هم
من امة التوحید فی الازل
وقال دعبل الخزاعی و
هو صنیعة بنی العباس
وشاعرهم س
الم تر انی مذ ثمانین حجة
اروح واغدو دائم الحسرات
اری فیئهم فی غیرهم متقسما
وایدیهم من فیئهم صفرات
وقال علی ابن العباس
الرومی وهو مولی المعتصم
س

ہاتھ
عبداللہ بن عمار البرقی کے ساتھ
ظالمانہ سلوک کئے اور کمیت
بن زید اسدی کے ساتھ بھی
یہی برتاؤ کیے منصور بن الزبرقان
کی تو قبر تک اس جرم میں کھود
ڈالی گئی اور ایسے ہی مصائب
دعبل خزاعی اور اونکے رفقا
پر مروان بن ابی حفصہ الیمامی
اور علی بن جہم الشامی کے ہاتھوں
اونکو انتہائی مصائب کی شکل و
میں ظاہر ہوے۔ یہان تک
کہ ہارون بن خیزران اور
جعفر متوکل جو متوکل علی الشیطان
تھا نہ متوکل علی الرحمن۔
دونوں کی ناصبیت کو خدا
نے تمام کردیا۔ یہ دونوں ایسی
طرح وقت ثابت ہوئے ہیں کہ
انھوں نے اپنی دولت دشمنان
آل ابیطالب کے لیے علم و اشاعت
کی غرض سے وقف کر دی تھی
انلوگوں نے فرقہ نواصب کی
کی بڑی مدد کی۔ جیسا کہ

تالیت ان لا یابرح المرء منکم
یتل علی جبین فیضرج
کذلک بنو العباس تصبر منکم
ویصبر بالسیف الکمی المدجج
لکل اوان للنبی محمد
قتیل زکی بالدماء مضرج
وقال ابراهیم بن العباس
الصولی وهو کاتب القوم و
عاملهم فی الرضا لما قربه
المامون سه
یمن علیکم باموالکم
وتعطون من مائة واحد
وکیف لا ینتقصون قوما
تقتلون بنی عمهم جوعا و
سغبا ویملئون دیار الترک
والدیلم فضة وذهبا
تستنصرون المغربی و
الفرغانی وتجفون المهاجرین
والانصاری وتولون
بانباط السواد وزراتهم
وقلف العجم والطماطم
قیادتکم وتمنعون المال آل

علما دشمنان ال ابیطالب ابن
عبدالله بن مصعب بن الزبیر
- وهب بن وهب البختری اور
شعرا مین مروان بن حفصة
الاموی کو ساتھ اور راویان مین
عبدالملک بن قریب الاصمعی
کو ساتھ برے برے سلوک کیئے
گئے - ایسا ہی جعفر کے زمانہ مین
بکار بن عبدالله الزبیری - ابی
السمط بن ابی الجون الاموی
وابن ابی شوارب العبشمی کے
ساتھ عطایا ہے وافی کیئے گئے اور
ای حضرات (ساکنان نیشاپور)
خدا تمکو رشد و ہدایت عطا فرماے
ہم لوگ عروۃ الوثقی کے ساتھ
متمسک ہین اور ہماری دنیا کی
بھی بنا ہمارے اساس دین
پر قائم ہے - ہمکو جتنی بصیرت
دین حاصل ہو چکی ہے اوس سے
گھٹنے والی نہین کیونکہ ہمارے
عقاید مستحکم ہین - اون مسلمان
اسلام کی نقصان فی العقاید

أبي طالب ميراث أمهم
دفي جدهم يشيتي العلوي
الاكله فحرمها ويقترح
على الايام الشهوة فلا
يطعمها وخراج مصر و
الاهواز وصدقات الحرمين
والحجاز تصرف الى ابن ربيع
المدينى والى ابراهيم
موصلي وابن جامع التسهمي
والى زلزل الضارب وحموم
الزامر واقطاع بختيشوع
نصراني وقوت اهل بلد و
جاري بغا التركي والافشين
الاشروسني كفاية أمة ذات
عدد والمتوكل زعموا يشتري
باثني عشر الف سرية و
المستلمن سادات اهل البيت
بتعفف برنجية ادسنديه
وصفوا لمال الخراج حيث صار
على ارزاق الصفاعنه و
على موائد المخانثه وعلى
طعمة الكلابين ورسوم

سے کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔
جیسے اور دین میں عجیب و غریب
بدعتیں پیدا کیں کلام اللہ اور
وصایا ئے رسول اللہ صلعم سے
بالکل منحرف ہوگئے خداوند عالم
یوں توجسکو چاہتا ہے زمین کا
وارث بنا تا ہے مگر آخرت
نیک بندوں کے لئے ہے۔
آج کے بعد کل آنے والا ہے اور جیسے
یوم السبت (سنیچر) کے بعد
یوم الاحد (اتوار) آنے والا
ضرور ہے۔ حضرت عمار یاسر رضی
اللہ عنہ جنگ صفین کے روز
فرماتے تھے کہ اگرچہ لوگ اہل شام
ہمکو مارتے مارتے ہٹا ہی دیتے
کہ آخر کنارہ تک بھی پہنچائیں
تاہم ہم یہی یقین کرتے رہینگے
کہ ہم حق پر ہیں اور وہ ضرور
باطل پر ہیں۔ یہ بھی غور کے
قابل ہے کہ پہلی جنب رسالتماب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر
کو ہزیمت ہوئی۔۔ اور پھر اب

القرادین وعلی سخارق
وعلوبة المغنتی وعلی ذدنزد
وعمر بن بانة الملاهی ویبخلون
علی الفاطمی باکلة وشربة
ویصارفونه علی دانق و
حبة ویشترون الجوادة
بالبدر ویحجبون لهاما
بقی برزق عساکر والقوم
لا زین احل لهم الخمس
وحرمت علیهم الصدقة
وفرضت لهم الکرامة
والمحبة یتکففون ضرا
ویهلکون فقرا ویرمن
احدهم سیفه لیس له
ذنب الا ان جده النبی
وابوه الوصی وامه فاطمی
وجدته خدیجة الکبری
ومذهبه الایمان
وامامه القران
الیٰ آخر ما افاده
ماجاد

تو بسکو نخالفین کو شکست پر شکست پہونچانی - اسی طرح پہلے تبلیغ و توسیع دین مین تاخیر ہوئی اور بعد ازان تقدیم اسی کے متعلق خدا نے ارشاد فرمایا ہے - کیا لوگ یہہ سمجھتے ہین کہ وہ صرف اس کہدینے سے کہ ہم ایمان لائے ہین چھوڑ دیئے جائینگے اور کیا وہ لوگ فساد نہین کرتے - اور حقیقت مین اگر مومن کی تعداد کم اور ان کے مصائب زیادہ نہو تو تو پھر دوزخ پر اور بہشت کو کیسی کمی کہ جہاں زیادہ دیا جاوے اور اگر خدا نے نہ فرمایا ہوتا کہ اکثر لوگ جاننے والے نہین ہین تو پھر صبر کرنیوالون کو بے صبرون سے - اہل شکور کو صاحبان کفور سے - اہالیان جزا کو مجرمان سزا سے کیسے پہچانا جاتا - ہم لوگون کو مصائب سے مین کہ جنکے لیے ہم سے اجرو

و توفیق کا وعدہ فرمایا گیا ہے اور تحقیق کہ رجعت دولت و نعمت
کے انتظار کا ہمکو حکم ہو چکا ہے اور ہم اوسکا انتظار کر رہے ہین
اور بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے پاس ہماری شناسائیون کے لئے ایک دلیل
اور وسیلہ ہے اور ہر مقام کے لئے ہمارے پاس ایک حجت ہے
مصیبت کے وقت ہمارے پاس صبر ہے اور نعمت و دولت کے وقت
شکر ہے۔ اگرچہ ایک ہزار مہینون تک جناب امیر المومنین علیہ
السلام پر بر سر منبر لعنت کی گئی مگر ہملوگون کو اونکی وصیت برحق
ہونے مین ذرا بھی اشکال واقع نہین ہوا۔ جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پندرہ برس تک تکذیب ہوتی رہی
اور ابلیس ملعون ان امور فتنہ مین اپنی طرف سے مدد پہونچانے
مین ہمیشہ زیادتی ہی کرتا رہا۔ مگر ہم اوس پر (ابلیس پر)
برابر لعنت ہی کرتے رہے۔ کیون؟ اسلئے کہ ہمارے
مصائب اور ہماری ازمائش فطرت حقہ کے مطابق ہے اور
ہم اوس پر یقین رکھتے ہین۔ ہم برابر ایک امام کے بعد دوسرے
امام کے قتل پر مدافعت کرتے رہے اور ایک رضا کے بعد دوسری
رضا پر راضی رہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک یہہ مصائب
اونکی صحت امامت کی دلیل روشن ہین اور یہہ امور مصداق
آیہ وکان وعد اللہ مفعولا خدا کا وعدہ ہو کر رہتا تھا۔
وکان امر اللہ قدرا مقدورا اور خدا کا حکم مقدر ہو چکا ہے
یہہ امور ضرور ہونیوالے تھے۔ مخالفین کو معلوم ہو جائیگا اور یہہ
تاکیدا کہا جاتا ہے اونکو ایک دن معلوم ہو جائے گا اور جن
لوگون نے ظلم کئے ہین وہ معلوم کر لینگے کہ اون کی کیسی بازگشت

ہونے والی ہے اور اونکو اوس وقت کے بعد خبر ہوگی - اور اے
شیعان نیشاپور - اب لوگ یقین رکھیں کہ بنی امیہ وہی
ہیں جن کے لئے قرآن میں شجرۂ ملعونہ کہا گیا ہے اور یہی لوگ
ہیں جو طاغوت وشیطان کی پیروی کرنے والے ہیں - جنہون
نے حضرت علیؑ کے محاسن کو مخفی کیا اور جنہون نے اجرت دیکر
جناب رسول خدا صلعم پر جھوٹ بنوایا - اور ان تمام موضوعات
سے تمام دیار وامصار بیت المقدس سے لیکر مدینہ منورہ تک
پر اور مملو کردئیے - خلافت کوفہ سے دمشق میں لیگئے اور اون
امور قبیحہ میں دولت کثیر صرف کردی اور اونکی تعمیل ونفاذ
پر اپنے عمال کو مقرر کیا - وہ استخفاف احادیث رسولؐ
اور اسقاط اخبار فضائل اہلبیت پیغمبر صلعم - تحریف قرآن
اور رفع مظالم معاندین ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین
کا کوئی تدارک نکر سکے اگر کوئی شخص فضائل عترت طاہرین
بیان کرتا تھا - تو اون میں سے بعض لوگ اونکی دلیل وحجت
کو منکر ہونے لگتے تھے - مگر باایں ہمہ یہ خوف اونہیں نکوئی غلبہ
دیتا تھا اور نہ وہ اپنے طریقے سے باز آتے تھے - حق ہمیشہ
عزیز رہتا ہے اگرچہ اہل حق کتنے ہی ذلیل نہ کیئے جائیں -
اور اگرچہ اونکو ماننے والے کتنے ہی قلیل ہوں - اور باطل کو
بظاہر کتنا ہی آراستہ کیا جاوے مگر وہ ہمیشہ بدنما اور ذلیل
ہی دکھلائی دیگا - خود بنی امیہ اور بنی امیہ کا درباری
شاعر عبد الرحمن بن حکم کہتا ہے ؎

سمیہ زن فاحشہ کی اولاد تو ذرات ریگ

کرمانند تمام بیسلی ہو۔ اور بنت رسول اللہ
صلعم کی نسل کہیں باقی نچھوڑ نی چاہیے

دیگرے
خدا اون پر لعنت کرے جو علیؑ اور اونکے
فرزند امام حسینؑ کو بُرا کہتے ہین

ابو دہبل الجمحی جو سلاطین بنی امیہ کا حامی اور آل ابو سفیان
کا والی تھا۔ کہتا ہے۔

قوم بنی اُمیہ کا شرابخوار (یزید) اپنی خواب
عیش و سرور ہی مین ہلاک ہو۔ اوسکی مقتول
طف (کربلا) مین پڑے ہین۔ اون کے
عزیزون کو غم سے نیند نہین آتی۔

سلیمان ابن قتبہ کہتا ہے سے
مقام طف (کربلا) مین مقتولین بنی ہاشم
کے قتل و غارت کرنےوالون نے تمام مسلمانون
کو ذلیل و خوار کردیا

کمیت بن زید غلام خالد بن عبداللہ قسری کہتا ہے سے
بنی اُمیہ سے کہدو کہ تمہارے لئے کیسے جائز
ہو سکتا ہے کہ تم شمشیر برندہ کو بھی چھپاؤ
اور خرمہرے کو بھی۔ خدا اوسکو ہمیشہ بھوکا
رکھے جو تمہین سیر کرے۔ تمہارے ظلم و جور

ہے اب تو دنیا کی تمام بھوکون کے پیٹ بھر گئے

کیسی تعجب کی بات ہے کہ شعرائے بنی عباس اونکو منھ پر حق بات کہتے تھے۔ اور اون لوگون کی فضیلت بیان کرتے تھے جنکو وہ قتل کر دیتے تھے۔ عیب لگاتے تھے اور جن سے نفرت کرتے تھے چنانچہ منصور بن الزبرقان نے ہارون کی مجلس مین بیان کیا

ال نبی اور وہ لوگ جو اون سے محبت
کرتے تھے۔ ہمیشہ قتل کے خوف مین مبتلا
تھے۔ یہود و نصاریٰ کی قومین تو امن
و امان مین ہین اور معدن التوحید کے
لوگ ذلت مین بسر کر رہے ہین

دعبل خزاعی جو بنی عباس کے درباری شعرا مین تھا کہتا ہے

مین اسی برس سے یہی عالم دیکھ
رہا ہون اور ہمیشہ میری صبح اسی حسرت
مین ہوتی ہے۔ مین ال محمد کی خاص
رقم (فے) غیرون مین تقسیم ہوتے
دیکھتا ہون۔ حالانکہ اون کے ہاتھون
مین کچھ نہیں تھا۔

معتصم باللہ کا غلام علی ابن عباس رومی لکھتا ہے

اوس شخص کا کبھی بھلا نہ ہونا چاہیے
جو سر افگندہ لوگون کے سرون پر عصا سے
ضرب لگاتے تھے۔ یہی حال بنو عباس
کا ہے کہ اون کو بغیر شمشیر زنی کے خبر ہی

ہی نہین آتا - اونکے زمانہ مین آل محمدؐ کے
نیکوکارون کے سر شگافتہ کیے خون بہائے

ابراہیم بن عباس صولی جو مامون کے عہد مین کاتب قوم اور عامل تھا کہتا ہے سہ

اون کی دولت کی وجہ سے اون پر ایمان
لائے اونھون نے ایک کو سو سو کر کیے انعام
دئیے

بنی امیہ کے بعد پھر ایسے لوگون کو کیونکر ملزم نکہا جاوے جنھون نے اپنے بنی اعمام کو بھوک اور پیاس سے مار ڈالا اور بخلاف انکی دیار ترک و دیلم کے باشندون کو سونے اور چاندی سے بھر دیا اقوام مغرب اور فرغانی کی پوری امداد و اعانت کی اور قبائل مہاجر و انصار پر مظالم کیے۔ اقوام نامختون عجم و طمطم (کمینہ لوگ) کو امرا و ارکین سلطنت مقرر کیا اور آل ابیطالب کو نہ اون کے مان کی اعانت دی اور نہ اون کو جد بزرگوار کے خاص حقوق فی اور خمس سے اونکو کچھ حصہ دیا اور جب کسی علوی نے اپنے قوت لا یموت کے لیئے سعی و کوشش کی تو اوسکی سخت ممانعت کی گئی۔ یہان تک کہ حالت گرسنگی مین مردہ کا گوشت تک اون پر حلال ہو گیا - انہین تکلیفون مین اونکی عمرین تمام ہو گئین - کم کبھی سیر ہو کر اونکو کھانے کے لیئے روٹی نہ ملی - بخلاف ان کے خرج سعد و ایوار - صدقات میں ہیا - ابن مریم مدائنی - وحکیم نصرانی - ابن جامع التیمی - رقاص و مغنیان شاہی اور بختیشوع - طبیب سلطانی اور اہل بلد کے وظیفہ پہونچانے

اور بجائیے ترکی اور افشین رومی کے غلام وکنیز کی خریداری مین۔
اوٹھایا جاتا تھا اور مزید بران محلات شاہی کے مصارف یوتیہ مین
اتا تھا۔ جنمین سے صرف متوکل کی لونڈیون کی تعداد بارہ ہزار
تبلائی جاتی ہے۔ مگر سادات اہل بیت مین ایک سید غریب
ایک سندی یا حبشی عورت کے ساتھ اپنی تمام عمر کاٹ دیتا تھا
تمام اموال خراج۔ صدقات و زکواۃ جلادون۔ خواجہ سراون
کتون اور جبال بندرون کی خوراک۔ تماشہ کرنیوالون۔ باجا
بجانیوالون۔ شل زدرذ۔ سہرن بنانہ لمکتی (؟) الثا ؟ سے
مصارف عیش و عشرت مین اتا تھا اور خریداری آلات غنا
وغیرہ مین اوٹھایا جاتا تھا اور اوس قوم و فرقہ کی جنکے لیئے
خمس حلال اور صدقہ حرام کیا گیا تھا۔ اور جنکی عظمت۔ تکریم
و تعظیم۔ محبت و مودت لازم و واجب ہے ایسی ناگفتہ بہ
حالت تھی کہ وہ نہایت تنگی۔ شدید حسرت مین بسر کرتے
تھے۔ انمین سے کوئی اپنی تلوار رہن کرتا تھا۔ کوئی اپنی کرتے
بیچکر گذر اوقات کرتا تھا۔ اپنی آنکھون سے گھر مین
مریض کو پڑا ہوا اور ضعف سے سسکتا ہوا دیکھتا تھا
مگر اوس کے علاج و تدارک پر قادر نہین تھا اور یہ تمام مصائب
و نوائب صرف اس ایک جرم کیوجہ سے تھے۔ کہ انکا جد بزرگوار نبی تھا
پدر علی اور وصی تھا۔ ماں فاطمہ تھی تھین اور دادی خدیجہ الکبری
مہذب ایمان تھا اور بادی قرآن بس اسی سے سمجھ جاؤ

عبارت خاتمة الطبع رسالہ مکاتیب خوارزمی رح مطبوعہ مطبع بولاق مصر

قد تناهى طبع هذه الرسائل التي لم يبلغ شاؤها في الفصاحة سحبان وائل بل هو عندها ادنى من باقل ولو ظهرت في ايامه لمد اليها كف مستمد سائل ولو كانت في عصر قس بن ساعدة الايادي لكان لها حميل الايادي فلعمري انها نسخت ما تركت الاوائل كلمة القائل و حكمت كم ترك الاول للاخر والماضي للغابر فليكن الاديب لها نعم الاخذ وليعض عليها بالنواجذ فانه يبلغ بها في صناعة انشائه وتكون له في الانشاء اوفر صلة وكان طبعها على

رسالہ ہذا کا انطباع تمام ہوا جسکی فصاحت کو سحبان وائل نہین پہونچتا اور جسکی انشا پردازی کو دیکھکر سحبان وائل باقل سے بھی زیادہ احمق ثابت ہوتا ہے۔ اگر مصنف کے زمانہ مین ہوتا تو اوسکی استعداد و قابلیت کے آگے سائل بنکر دست استمداد پھیلاتا۔ اور اگر اس زمانہ مین قس بن ساعدة الایادی زندہ ہوتا تو مصنف کا دست نگین بنتا۔ مین نے حقیقتاً اسکے متعلق کچھ نہین کیا سوای اسکے کہ سابق اولین نے جو کلمات مفید یادگار چھوڑے اونہین جمع کردیا اور متقدمین نے جو کچھ متاخرین کو لیئے اور حاضرین

على هذا الوجه المحسن و
تمثيلها في هذا القالب
المستحسن بدار الطباعة
المصرية الكائنة ببولاق
مصر المعزية المتعلق
المستمعين بمولانا فيما
يليها عبدي عبد الرحمن
بيك رشدي وعلى دمتها
حضرة محمد علي بيك جراح
باشي بالديار المصرية و
حضرة حسن افندي مترجم
الكتب العسكرية لا
زالوا ملحوظين بعنايت
العناية الربانية وكان
تصحيحها حسب الامكان
بمعرفة الفقير الى رحمة
الرحيم الرحمن المتوسل
الى ربه بالجاه النبوي
محمد قطة العدوي بنى
مصحح المطبع المذكور غفر
الله في الدارين امورها
لعقد وانتق انتظام صحو

از قسم مین کے لئی سرمایہ چھوڑا
تھا اسیہ مستحکم اور مستقل کردیا
جسکی عبارت کو دیکھکر ادیب
متعجب ہوکر دانت بہ لب کرتا
کہ انکی تحریر مین حد درجہ
کی فصاحت و بلاغت سی کام لیا
گیا ہے اس بنا پر اس رسالہ شریف
کا چھاپا جانا بڑی طرح سے مناسب
تھا لہذا مطبع دار الاز مصر معزی
دائین حسب الایمای ناظر مطبع
عبد الرحمن بیک راشدی بزیر
اہتمام محمد علی بیک جراح باشی
و ملا حسن افندی مترجم کتاب
العسکریہ (خدا انکو نظر پرنگاہ
توجہ رکھی) اسکی طبع کا کام
آغاز کیا گیا اور اس کتاب کی
صحت تمام اور ترتیب و درستی
کی خدمت خاص مصحح طبع
فقیر جعفر امیدوار رحمت و
مغفرت رحیم الرحمان اور المتوسل
بمراتب وجاہ حضرت نبوی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وتمام تمشیتها ووضعها
اوائل ذی الحجة الذی
هو فی هذا العام
المشهور ۱۲۷۹ بتسع
وسبعین ومائتین
والف من الهجرة ختام
والحمد لله الذی بنعمته
تتم الصالحات والشکر
له علی مدی الاوقات
وصلی الله وسلم علی
سید الکائنات وعلی
اله واصحابه ذوی
الکرامات
ههه

تمت قطب العدوی الہاشمی مصحح
مطبع مذکور - خداوند عالم
بطفیل محمد وآلہ الاکرم ادسیکے
تمام امور کو سہل و آسان کردے
اور مصحح مطبع مذکور نے انجام
دی اور خدا نے اوسکو اس
رسالہ ؐسندیدہ کر انطباع و اشاعت
کی پوری توفیق عنایت فرمائی
اس کے انطباع کے تمام امور اغاز
ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۹ ہجری
مین تمام ہوے - خدا کا شکر
اس نیک کام کے تمام ہونے
اور ایسے اچھے کام مین وقت
صرف ہونے کے لئو - اور درود
وسلام سید کائنات اور
اوس کی اولاد واصحاب ذوی الکرامات پر نازل ہو

توثیق علامہ ابوبکر محمد ابن عباس
خوارزمی مولف رسالہ
مکاتیب

محمد بن عباس ابو بكر
الخوارزمى ابن اخت محمد
بن جرير الطبرى قال الحاكم
كان واحد عصره فى حفظ
اللغة والشعراء وكان
يقصر فريضة عن حفظه
استوطن بنيسابور وسمع
من ابى على اسمعيل بن
محمد الصفار واقرانه و
مات فى رمضان سنة
ثلث وثمانين وثلثمائة
وقال ياقوت صاحب
الاشعار والرسائل -
مولده ومنشاه بخوارزم
وكان اصله من طبرستان
فلقب بالطبرخزمى
ومولده سنة ثلث و
عشرين وثلثمائة
خرج فى وطنه فى حداثة
وطوف البلاد ولقى
سيف الدوله ابن
حمدان وخدمه ورد

محمد بن عباس ابو بکر خوارزمی
محمد بن جریر طبری کے بھانجے تھے
حاکم کہتے ہیں کہ وہ علم لغت اور
شعر میں یکتائے زمانہ تھے اور
بوجہ مشغولیت حفظ علوم وہ
نماز قصر سے پڑھتے تھے۔ وطن
اونکا نیشاپور تھا۔ علم حدیث
کو ابو علی اسمعیل بن محمد
الصفار اور اونکے اقران سے
سنکر حاصل کیا تھا اور وفات
انکی سنہ ۳۸۳ ہجری میں واقع
ہوئی۔ یاقوت صاحب معجم
کہتے ہیں کہ وہ اشعار اور رسائل
کے مالک تھے مولد و مسکن اونکا
خوارزم تھا۔ لیکن اصل
اونکی طبرستان سے تھی اس
تناسب سے اونکو طبرخوارزمی
کہتے تھے۔ ولادت انکی سنہ ۳۲۳
ہجری میں وطن سے نکلکر
تمام شہروں میں تحصیل
علوم کی غرض سے پھیرتے رہے
سیف الدولہ ابن حمدان سے

بخاری وصحب الوزیر
ابو علی البلعمی فلم یحمده
وهجاه وقصد نیسابور
واتصل بالامیر ابی احمد
المیکالی ومن ثم قصد
سجستان ومدح والیها
طاهر بن محمد ثم هجاه
فحبسه ثم خلصه و
سار الی غرجستان فاتفق
له مع والیها ما اتفق مع
والی سجستان ففارقها
هاجیا وعاد الی نیسابور
فقصد حضرت الصاحب
فبعث بجاریته فارسله
الصاحب بکتاب الی
عضد الدولة فکان
سبب انتعاشه ثم عاد
الی نیسابور واستوطنها
ودرس اهلها علیه
الادب
کما فی بغیة الوعاة للامام
جلال الدین السیوطی

ملاقات کی اور سیاہ ملازم ہوئے
بخارا گئے اور وزیر
ابو علی البلعمی کے مصاحب
ہوئے۔ مگر کبھی اوسکی مدح نہ
کی۔ بلکہ ہجو کی۔ پھر نیشاپور
آکر امیر احمد میکالی کے ملازم
ہوئے اور اوسکی مدح کی۔ پھر
سجستان گئے۔ وہان کی
تعریف لکھی۔ طاہر بن محمد
حاکم سجستان کی ہجو لکھی تو
اوسنے قید کردیا۔ رہا ہوکر غرجستان
مین آئے اور یہان بھی سجستان
کا ایسا واقعہ پیش آیا۔ وہان سے
یہ نیشاپور آئے اور صاحب
کے پاس پانیکا قصد کیا۔ حاکم
نیشاپور نے خط لکھکر عضد الدولہ
کی خدمت مین انکو بھیجدیا۔ اور
یہی انکا ذریعہ معاش ہوا بعد
اسکے یہ پھر نیشاپور چلے آئے
اور لوگون کو علم ادب کا
درس دینے لگے
(بغیۃ الوعاۃ امام سیوطی)

علامہ سید علی مدنی کی کتاب الدرجات الرفیعہ فی طبقات الشیعہ کے اقتباسات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلم رحمک اللہ تعالی
شیعة امیر المومنین
والائمة من ولده علیهم
السلام لم یزالوا فی کل عصر
وزمان ودهر واوان
مختفین فی زوایا الاستتار
محتجبین احتجاب
الاسرار فی صدور
الاحرار وذلک لما منوا
به من معاداة اهل
الالحاد ومعاداة ذوی
النصب والعناد الذین
ازالوا اهل البیت عن
مراتبهم ومراتبهم
وسعوا فی اخفاء مکارمهم
الشریفة ومناقبهم

یقین جانو۔ خدا تم پر رحم کرے
کہ شیعان امیر المومنین اور
ان کی اولاد طاہرین کو دست
زمان نے ہمیشہ ہر وقت
اور ہر زمانہ میں گوشہ ہائے اختفا
اور تہ خانہ اسرار میں پوشیدہ
اور مخفی رہے اور ان کا یہ طریقہ
صرف مخالفین اہل الحاد اور
اعدایان نصب و فساد سے جان
بچانے اور آرام و سکون پانے
کی غرض سے تھا۔ یہ مفسدان
روزگار وہی نابکار لوگ تھے
جنہوں نے اپنی ناصبیت کی
وجہ خاندان اہلبیت
طاہرین کو ان کے درجے و
مراتب سے معزول کر دیا تھا۔

للصفة فامر نزل كل
متغلب منهم ببذل في
متابعة الهوى مقدوره
ويلتهب حسد ليطفي
نور الله ويأبى الله الا
ان يتم نوره كما روى
عن ابي جعفر محمد بن علي
الباقر عليهما السلام انه
قال لبعض اصحابه يا فلان
ما لقينا من ظلم قريش ايانا و
تظاهرهم علينا وما لقي
شيعتنا ومحبونا من الناس
ان رسول الله صلى الله
عليه واله وسلم قبض
قد اخبر انا اولى الناس
بالناس فتمالأت قريش
حتى اخرجت الامر عن معدنه
واحتجت على الانصار
بحقنا وحجتنا ثم تداولتها
قريش بعد قريش حتى
رجعت الينا فنكثت بيعتنا
ونصبت الحرب لنا ولم

اونکو مناقب لطیف کے شائع کرنے
اور اونکو مکارم شریف کے چھپانے
مین سعی بلیغ کی۔ ان مفسدین
مین حاکم ہونے کے بعد کوئی ایسا
نہین نکلا جس نے اپنی نفسانیت
وخواہش کی پیروی کرنے مین
پوری فیاضی سے کام نہیں
لیا اور کوئی دقیقہ نور خدا کے
مٹانے مین باقی نہین چھوڑا
حالانکہ کوئی شخص ایسا نہین
ہے جو نور خدا کو بجھا دیے
جیسا کہ حضرت ابو جعفر محمد بن
علی الباقر علیہما السلام نے فرمایا
ہے۔ آپنے اپنے بعض اصحاب سے
فرمایا کہ ہم پر قریش کے ہاتھون
کوئی ظلم ایسا نہین گذرا جو
ہمارے شیعون پر نہ گذر چکا ہو
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نے انتقال فرمایا تو
ہمکو تمام آدمیون مین سے ایک
افضل الناس بزرگ کے صاحب
امر ہونیکی خبر دی گئی۔ قریش

نزل صاحب الامر فی صعو
کود حتی قتل فبویع الحسنؑ
ابنه وعوهد ثم غدر به
واسلم ووثب علیه اهل
العراق حتی طعن بخنجر فی
جنبه وانتهب عسکره
وخولجت خلاخل امہات
اولاده فوادع معویه
وحقن دمه ودماء اهل
بیته وهم قلیل حق قلیل
ثم بایع الحسینؑ من اهل
العراق عشرون الفا ثم
غدروا به وخرجوا علیه
وبیعته فی اعناقهم فقتلوه
ثم لم نزل اهل البیت
نستذل ونستظام ونقصی
ونمتهن ونحرم ونقتل و
نخاف ولا نامن علی دمائنا
ودماء اولیائنا ووجد
الکاذبون الجاحدون
لکذبهم وجحودهم
موضعا یتقربون به

اس امر مین مزاحم ہوئے یہانتک
کہ اوس امر کو اوسکے مرکز سے نکال
لیگئے اور قوم انصار پر ہمارے
حقوق کی دلیل سے اپنے حقوق ثابت
کئے یہانتک کہ ایک قریش کے بعد
دوسرا قریش ہوتا گیا اور امر خلافت
ایکبار پھر ہماری طرف رجوع ہوا
تو ہمارے ساتھ نقض بیعت
کیا گیا اور معرکہ جدال و قتال
قائم کیا گیا بالآخر ہمارے صاحب
امر کو تنگ کرکے قتل کردیا گیا
پھر امام حسن علیہ السلام اونکے فرزند
سے بیعت کی گئی اور اون سے بھی
عہد و پیمان کرکے بعد غدر کیا گیا
اور انکو امیر بھی تسلیم کیا گیا پھر اون
پر حملات بھی کئے گئے۔ یہانتک
کہ اونکے پہلو پر خنجر لگایا گیا انکے
لشکر کو لوٹا گیا۔ اونکی عورتوں
کو تو ایسا لوٹا کہ پیرون سے
خلخالین تک اوتار لین۔ پھر
معویہ امیر شام سے ہوا اوسنے حضرت
امام حسنؑ اور اونکی اہل بیت کے

الی اولیائهم وقضاة السوء
وعمال السوء فی کل بلدة
فحدثوهم بالاحادیث
الموضوعة المکذوبة و
رووا عنا ما لم نقله وما
لم نفعله لیبغضونا الی
الناس وکان عظم ذلک
وکبره زمن معویة بعد موت
الحسن علیه السلام فقتلت
شیعتنا فی کل بلدة و
وقطعت الایدی والارجل
علی الظنة من ذکر بحبنا
والانقطاع الینا سجن و
نهب ماله وهدم داره
ثم لم یزل البلاء یشتد و
یزداد الی زمان عبید
الله بن زیاد لعنة الله
قاتل الحسین علیه السلام
ثم جاء الحجاج فقتلهم
کل قتلة واخذهم بکل ظنة
وتهمة حتی ان الرجل
لیقال له زندیق او کافر احب

خون بہائے - اسکے بعد حضرت
امام حسین علیہ السلام سے بیس
ہزار اہل عراق نے بیعت بھی کی
اور پھر غدر بھی کیا - حالانکہ اوس
وقت تک بیعت حسین علیہ السلام
کا قلادہ اونکی گردنون میں پڑا
ہوا تھا - یہانتک کہ اونکو قتل
کر ڈالا - اسکے بعد اہلبیت پر بلا و
مصیبت - ظلم و ذلت - تنگی
حیرت اور قتل و غارت کے مظالم
میں کوئی بلا و مصیبت ایسی نہ چھوٹی
جو اون پر نہ گذری ہو - انکی اور
انکے اصحاب کی ہستیان مٹائے
اور خون بہانے پر اکتفا نہین
کی گئی - بلکہ جھوٹون کافرون اور
دین خدا کے دشمنون نے اونکی تکذیب
وتضعیف کی اور اپنی اس بدخصالی
کو سلاطین کے تقرب و توجہ کا
قوی ذریعہ اور مستحکم وسیلہ قرار
دیا - دنیائے اسلام میں تمام
قضاۃ اور عمال شاہی نے اونہین
احادیث موضوعہ کو ذائع و شائع کیا

احب اليه من ان يقال له
شيعة علي عليه السلام
وروى ابو الحسن علي
بن محمد بن ابي سيف المدائني
في كتاب الاحداث قال كتب
معوية نسخة واحدة الى
عماله بعد عام الجماعة ان
برئت الذمة ممن روى
شيئا من فضل ابي تراب
واهل بيته فقامت الخطباء
في كل كورة وعلى كل منبر يلعنون
عليا ويبرؤن منه ويقعون
فيه وفي اهل بيته وكان
اشد بلاء حينئذ اهل
الكوفة لكثرة من بها
شيعة علي فاستعمل عليه
زياد بن سمية وضم اليه
البصرة فكان يتتبع الشيعة
وهو بهم عارف لانه
كان منهم ايام علي فقتلهم
تحت كل حجر ومدر واخافهم
وقطع الايدي والارجل

ان رہنمؤں سے ایسے ایسے اقوال
نقل کئے اور ہماری طرف ایسے ایسے
افعال کی نسبت دی جو ہم کبھی
عمل میں نہ لائے - یہ کیوں؟
صرف اس لئے کہ ہماری طرف سے بغض
و عداوت بڑھے - یہ امر معاویہ کے
زمانے میں حضرت امام حسن علیہ السلام
کے بعد نہایت شدت سے جاری تھا
اور شیعوں کو تمام دیار و امصار
میں بے وجہ قتل کیا اور انکے ہاتھ پاؤں
توڑ ڈالے۔ فقط اس شبہ پر کہ وہ
ہم سے محبت رکھتے تھے - انکی
جاگیریں ضبط کرلیں - روزینے
بند کر دیئے - اون سے لوٹ لیے
قیدخانے بھر دیئے - اونکے مال و
متاع لوٹ لئے - یہ بلا و مصیبت
عبید اللہ بن زیاد کی حکومت میں
اور زیادہ ہو گئی پھر اسکے بعد
حجاج بن یوسف ثقفی نے
ڈھونڈ ڈھونڈ کر اور چن چن کر
شیعوں کو قتل کیا اور اون پر
ہر قسم کے اتہام لگا کر ماخوذ

وسمل العیون وصلبهم علی
جذوع النخل وطن دهم
وشردهم من العراق فلم
یبق بها معروف منهم و
کتب معویه الی عماله فی جمیع
الافاق ان لا یجیزوا لاحد
من شیعة علی واهل بیته
شهادة وکتب الیهم ان
انظروا من قبلکم من شیعة
عثمان ومحبیه واهل بیته
والذین یروون فضائله
ومناقبه فادنوا مجالسهم
وقربوهم واکرموهم واکتبوا
الی بکل ما یروی کل رجل منهم
واسمه واسم ابیه و
عشیرته ففعلوا ذلک حتی
اکثروا فی فضائل عثمان
ومناقبه لما کان یبعثه
الیهم معویه من الصلات
والکساء والحبات والقطائع
ویفیضه فی العرب منهم
والموالی فکثر ذلک فی کل

اخوذ کیے۔ یہان تک نوبت
تجاج کو اگر کسی شخص کی نسبت
یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ کافر
ہی یا زندیق تو اوسکو اتنا برا
نہین معلوم ہوتا تھا۔ جتنا کہ
اگر کسی کی نسبت یہ معلوم ہوتا تھا
کہ وہ شیعہ علی علیہ السلام ہے
امام ابو الحسن علی بن محمد
ابن ابی سیف المدائنی
کتاب احداث مین لکہتے ہین
کہ سال جماعت مین معویہ
ایک نام حکمنامہ تمام عمال ان
کے نام اس مضمون کا
دیا تاکہ اگر کوئی شخص شان
علی مین کوئی شے بیان کریگا
مین اوس سے بری الذمہ اور
بیزار ہون۔ یہ حکم پاکر ہر ملک
کو تمام خطیب تمام شہرون
مین برسر منبر حضرت علی پر لعنت
کرنے لگے اور اون سے اور اونکے
اہلبیت سے نفرت و بیزاری
کرنے اور بلا و مصیبت الیان

حصر تنافسوا فی المنازل
والدنیا فلیس یجی احد بخبر
مردود من الناس الا اماد
عاملا من عمال معویه و
لا یروی فی عثمان فضیلة
او منقبة الا کتب اسمه
وقربه وشفعه فلبثوا بذالک
حینا۔
ثم کتب الی عماله ان
الحدیث فی عثمان قد کثر و
وفشا فی کل مصر وفی کل
وجه وناحیة فاذا جاءکم
کتابی هذا فادعوا الناس
الی الروایة فی فضائل
الصحابة والخلفاء
الاولین ولا یترکوا خبرا
واحدا من المسلمین فی
ابی تراب الا واتونی
بمناقض له فی الصحابة
فان هذا احب الی واقر
لعینی وادحض لحجة
ابی تراب وشیعته و

کوفہ پر زیادہ شدید ہو گئی اسلیے
کہ وہان شیعون کی آبادی زیادہ
تھی اسی خصوصیت سے زیاد بن
سمیہ کو معویہ نے کوفہ کا عامل
کیا اور بصرہ کو بھی اوسی کے
متعلق کیا۔ وہان بھی شیعہ
تھے۔ اور وہ ان لوگون کو حضرت
علیؑ کے وقت سے جانتا تھا۔
زیاد نے ہر مقام پر انکو قتل
کرایا۔ ڈرایا اور دھمکایا انکو
ہاتھ پاؤن کٹوائے۔ ان کی
آنکھون مین سلائیان پھروائین
درختون کی شاخون پر لٹکا
لٹکا کر سولیان دلوائین۔
اونکو ملک عراق سے خارج البلد
کرایا یہانتک کہ اونکے ضمانتی
لوگون میں سے ایک فرد واحد
بھی باقی نہ بچا۔ پھر معاویہ
نے تمام عاملان ملک کو لکھ
بھیجا کہ کسی شیعہ علی و اہلبیت
کو قلمرو اسلامی میں کہین
کوئی جگہ نہ دی جائے۔ اور

اشتد عليهم من مناقب
عثمان وفضله فقرئت كتبه
على الناس فرويت اخبار
كثيرة في مناقب الصحابة
مفتعلة لا حقيقة لها
وجد الناس في رواية
ما يجري هذا المجرى حتى
اشادوا بذكر ذلك على
المنابر والقي الى معلمي
الكتاتيب فعلموا صبيانهم
وغلمانهم من ذلك الكثير
الواسع حتى رووه
وتعلموه كما يتعلمون القرآن
وحتى علموه بناتهم ونساءهم
وخدمهم وحشمهم فلبثوا
بذلك ما شاء الله
ثم كتب الى عماله نسخة
واحدة الى جميع البلدان
انظروا من قامت عليه
البينة انه يحب عليا
واهل بيته فامحوه من
الديوان واسقطوا عطاءه

نہ اونکی شہادت قبول کیجائے
اور یہ بھی لکھکر تاکید کردی
کہ دوستداران عثمان کی
تعظیم وتکریم کیا کرو۔ جو لوگ
فضائل ومناقب عثمان کے
بیان کرنیوالے ہیں اونکی مجلسوں
مین خود جایا کرو۔ اونکو اپنا
مقرب بناؤ اور اونکی تکریم
کیا کرو اور میرے پاس ان مین
سے ایک ایک کا نام مع اوسکی
ولدیت اور قبیلہ کے نام لکھ
بھیجو۔ تمام عاملوں نے بڑے
حزم واحتیاط سے اسکی
تعمیل کی یہانتک کہ
فضائل ومناقب عثمان مین
کثرت سے حدیثیں شایع ہو
گئیں اور جب معاویہ کے
پاس پہونچیں تو اوس نے
اس صدد میں محدثین
احادیث کو لباسہائے زیبا ملبوسات
فاخرہ اور جاگیرین عنایت
کیں اور تمام عرب اور اسکے

الا ذرقه وشفع ولسه بنحه
اخرى من اتهموه بموالاة
هولاء القوم فنكلوا به و
اهدموا داره فلم يكن البلاء
اشد ولا اكثر منه بالعراق
ولا سيما بالكوفة حتى ان
الرجل من شيعته على لياتيه
من يثق به فيدخل بيته فيلقى
اليه سره ويخاف من خادمه
ومملوكه ولا يحدث حتى
ياخذ عليه الايمان الغليظة
ليكتمن عليه فظهر حديث
كثير موضوع وبهتان
منتشر ومضى على ذلك
الفقهاء والقضاة والولاة
وكان اعظم الناس في
ذلك بلية القراة المراؤن
والمستضعفون الذين
يظهرون الذين يظهرون
الخشوع والنسك فيفتعلون
الحديث ليحظوا بذلك
عند ولاتهم ولا يقربوا

شہروں کو اپنے فیوض سے مالامال
اور گھروں کے ساتھ انکی دنیا بھی
بنا دی کوئی ذی وجاہت ایسا نہیں
سمجھا جو متفیض نہ کیا گیا ہو اور تمام
لوگوں میں کوئی شخص ایسا
باقی نہیں تھا جسکے ساتھ ان
امور کے لئے عاملان معاویہ نے رعایت
نہیں کی اور راویان فضائل
ومناقب عثمان میں سے کوئی
ایسا نہیں چھوٹا جس کا نام
لکھ کر سفارش نہ کی گئی ہو
جب یہ معاملات اس حد
تک پہونچ گئے تو بالآخر معاویہ
نے عمال کو لکھا کہ جو کچھ فضائل
عثمان کی حدیثیں بہت کثرت
سے ہو گئیں اور تمام اطراف
و اکناف میں پھیل گئیں
اس لئے لوگوں کو بلا کر میرا یہ
حکمنامہ انکو سنا دو کہ اب
وہ فضائل صحابہ وخلفاء
سابقین و اولین کی طرف
متوجہ ہوں اور اگر ایک

بما يقرّبهم بسببه
الاسوال والضياع والمنازل
حتى انتقلت تلك الاخبار
والاحاديث الى ايدى
الديانين الذين لا يستحلون
الكذب فقبلوها ورووها
وهم يظنون انها حق ولو
علموا انها باطلة لما رووها
ولا تدينوا بها فلم يزل الامر
كذلك حتى مات الحسن بن علي
فازداد البلاء والفتنة
فلم يبق احد من هذا
القبيل الا خائف على دمه
او طريد في الارض ثم
تفاقم الامر بعد قتل
الحسين وولي عبد
الملك بن مروان فاشتد على
الشيعة وولي عليهم الحجاج
بن يوسف فتقرب اليه
اهل النسك والصلاح
والدين ببغض علي و
موالاة اعدائه موالاتهم

حدیث بھی فضیلت علی مین
پائی جاے تو ایک دوسری
حدیث اوسکی تنقیص وتردید
مین فوراً تیار کرلیجای اور یہ
امر خاص طور پر مجھکو بہت ہی
مرغوب ومحبوب ہے اور اس
سے میری آنکھون مین ٹھنڈک
پہونچتی ہے اور اس سے ابوتراب
اور اون کے شیعون کی حجت کو
شکست ہوتی ہے اور فضائل
ومناقب عثمان کو قوت پہونچتی
ہے پس عمالان ملکی نے اس
حکمنامہ کو تمام لوگون کو پڑھ
سنایا اور سبکو مطابق مناقب
صحابہ مین کثرت سے احادیث
موضوعہ ایسی مرتب کی گئین
جنکی کوئی اصلیت نہین۔
جب لوگون نے اخبار
موضوعہ کو تیار ومرتب کرلیا
تو پھر علانیہ اونکو منبرون پر
پڑھنے لگے اور عوام الناس
کو سنانے لگے پھر ملکی معلمین

اعدائه وموالاه من
يدعى من الناس انهم
ايضا ايضا اعدائه فاكثروا
في الرواية في فضلهم و
سوابقهم ومناقبهم
واكثروا من الغض له من
علي ومن عيبه والطعن
فيه والشنان حتى ان
انسانا وقف الحجاج و
يقال له جد الاصمعي
عبد الملك بن قريب فصاح
به ايها الامير ان اهلي
عقوني فسموني عليا واني
فقير بائس وانا الى صلة
الامير محتاج فتضاحك
الحجاج وقال للطف ما
توسلت به قد وليتك
موضع كذا
وقد روى ابن عرفة
المعروف بنفطويه وهو
من اكابر المحدثين و
اعلامهم في تاريخه ما

اور مدرسین نے انھیں اخبار
کو اپنے طلبہ کو پڑھایا اور سکھایا
گھر کے غلام و کنیز تک کو بھی
سبق پڑھایا پھر تو انکو
شہرت اور اہمیت حاصل
ہوئی کہ انکی تعلیم قرآن مجید
کی طرح ضروری ہو گئی اور انکی
تعلیم عورتوں کو لڑکیوں کو
نوکر چاکروں تک کو پہنچائی
گئی

پھر معاویہ نے ایک عام
فرمان شاہی عمال البلدان
ملک کے نام اس مضمون کا
بھیجا کہ شیعان علی اور
محبان اہلبیت کا نام دفتر
سے کاٹ دو اور انکے
وظیفے بند کر دو۔ ایک دوسرا
فرمان اس مضمون کا لکھا
کہ جس کسی شخص پر محبت
علی و اہلبیت کا گمان ہو
اگرچہ وہ ثابت نہ ہو اور اسپر
کوئی شاہد بھی نہ ہو تم لوگ

ما بناه هذا الخبر
وقال ان اكثر الاحاديث
الموضوعة في فضائل الصحابة
افتعلت في ايام بني امية
تقربا اليهم بما يظنون
انهم يرغمون به انف بني
هاشم

قال المؤلف السيد علی
المدني عفا الله عنه ولم
يزل الامر على ذلك سائر
خلافة بني امية لعنهم
الله حتى جاءت الخلافة
العباسية فكانت ادهى
وامر واقضى واضر وما
لقيه اهل البيت عليهم
السلام وشيعتهم في
دولتهم اعظم مما منوا
به في الخلافة الاموية
كما قيل
والله ما فعلت امية فيهم
معشار ما فعلت بنو العباس

گردن پر اوسکو قتل کر ڈالو اوسکا
گھر مسمار کر ڈالو۔ شیعہ پر بہت سے
اسی زمانہ میں مار ڈالے گئے پھر
تو شیعون کی مصیبت کی یہ نوبت
ہو گئی تھی کہ اگر کوئی شیعہ اپنی کسی
دوست کے یہان جاتا اور کوئی بات
کرنی چاہتا تو اوسکو پہلے سے حلف
لے کر یہ اطمینان کر لیتا کہ وہ اوسے ظاہر نہ
کر دیگا (؟) ویسے چھوڑ دیتا اور
اپنے غلام و کنیز کو بھی وہان سے
ہٹا دیتا تب اوس سے بات
کرتا۔ پھر اوس سے بھی اخفائے
کلام کے لئے قسمین لے لیتا
پس اس ترکیب سے موضوع حدیثین
مرتب ہوئین اور یہہ مفتریات
تمام ملک میں پھیلے اور اسی
مسلک پر فقہا قضاۃ اور
والیان ملک قائم ہو گئے۔ قاریان
حدیث کی مصیبتین زیادہ شدید
تھیں کیونکہ وہ ضعیف ترین
طبقات امم تھے جو خوف
خدا اور خلوص کے لیے مخصوص

ثم رشب الزمان دهر مرد الشان مضطرب والشان مضطرم والامر لا یزداد الا عبوسا والایام لا تبدی لاهل الحق الا بوسا ولا نعفی للشیعة من هل الحطة الشنیعة فی اکثر الاعصار ومعظم الامصار الکلا انتن واتقی ذو ابا التقیه ولا انطواء علی الصبر هذه البلیة

کہ بر جاتے تھے۔ انہمہ یہ حضرات بھی جعل حدیثین اس غرض سے بناتے تھے کہ والیان ملک کی خدمت مین انکو تقرب ہو اور وہان سے دربار مین توسل جسکی وجہ سے حصول نقد وجنس خلعات و اراضیات اور محلات و قصور انکو دستیاب ہون یہانتک کہ یہ موضوعہ اخبارات اون مدونین علوم حدیث کے ہاتھون مین پہونچے جو کسی وجہ سے حلال کو حرام نہین سمجھتے تھے۔ رفتار زمانہ کے اعتبار سے انھون نے بھی ان اخبار کو اپنی کتب مین مستنبط کیا اور عوام مین بھی مروج کیا کیونکہ متاخرین محدثین (غالبا اصحاب صحاح) نے انکو قطعی صحیح سمجھ لیا اگر انکو انکی اصلیت معلوم ہوتی تو وہ نہ ان روایتون کو لکھتے اور نہ مدون کرتے۔ ایساہی حال رہا یہانتک کہ حضرت امام حسنؑ کی شہادت ہو گئی اور یہ ظلم و معصیت اور بھی زیادہ ہو گئی۔ نوبت یہ پہونچی کہ فرقہ شیعہ مین کوئی فرد واحد ایسا نہین بچا کہ اس فتنہ و بلا مین نہ مبتلا ہوا ہو۔ یا ہمیشہ اپنے قتل کیے جانیکے خوف اور جلاوطنی کی دہشت مین گرفتار نہ رہا ہو۔ یہ تکلیفین حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد اور بڑھ

گئین۔ اسکے بعد عہد حکومت عبد الملک بن مروان مین
شیعون پر پہلے سے بھی زیادہ سختی ہوئی۔ اوس نے حجاج
بن یوسف کو عامل کیا اوسکے پاس اصحاب شریعت اور
ارباب سیاست بغض و دشمنی علیؑ کے وسیلہ سے تقرب
حاصل کرتے تھے اور دشمنان علیؑ کے ساتھ اپنے اظہار موالات
کو حجاج کی رضا و خوشنودی کا سبب خاص قرار دیتے تھے
ان تمام لوگون نے دشمنان علی کا فضل و سابقہ بیان کیا
اور حضرت علیؑ کی توہین۔ نقص وعیب اور طعن و تشنیع
مین کثرت سے روایتین تیار کین۔ یہان تک نوبت پہونچی
کہ ایک شخص جسکو ادیب عرب اصمعی کا دادا بتلاتے ہین
اور جس کا نام عبد الملک بن قریب تھا۔ حجاج کے پاس
نالہ و فریاد کرتا اور یہ کہتا ہوا آیا کہ اے امیر۔ میری بی بی
نے مجھے عاق کردیا اور میرا نام علی رکھا ہے اس لئے مین مفلس
قلاش اور امیر کے صلہ کا محتاج ہوگیا۔ حجاج اسکے اس
مضحکہ انگیز استغاثہ پر بے اختیار ہنس پڑا اور بنظر
لطف اوس سے کہنے لگا کہ جس وسیلہ کا تو نے حوالہ دیا
ہے اوسی کی رعایت سے مین نے تجھکو فلان موضع کا والی
مقرر کردیا

علامہ ابن عرفہ المعروف بہ نفطویہ نے
بھی جو اکابر و اعلام محدثین سے ہین اپنی تاریخ مین اس بات
کو لکھا ہے اور علامہ موصوف لکھتے ہین کہ فضائل صحابہ مین بہت
سی حدیثین بنی امیہ کے وقت مین سلاطین اموی کا تقرب

حاصل کرنے کی غرض سے بنائی گئین کہ بنی ہاشم کی ناک نیچی ہو
مؤلف درجات الرفیعہ (علامہ سید علی خان مدنی)
تحریر کرتے ہیں کہ یہی کیفیت حکومت بنی امیہ کے تمام ایام میں
قائم رہی یہان تک کہ خلافت بنی عباس مین آئی تو یہ لوگ
اہلبیت اور اونکے شیعون کے لیئے بنی امیہ سے بھی زیادہ تر مہلک
اور مضر ثابت ہوئے اور اہلبیت اور اونکے متبعین نے انکے ہاتھون
سے ایسے ایسے مظالم اوٹھائے جو حکومت بنی امیہ کے زمانہ مین
بھی نہین اوٹھائے تھے۔ کیا خوب کہا عرب کے شاعر نے کہا ہے

خدا کی قسم بنی امیہ نے اہلبیت کیساتھ

وہ نہین کیا جو بنی عباس انکے ساتھ کر گئے۔

پس اسیطرح پریشانی اور بے سروسامانی مین شیعون کا زمانہ
گذر گیا۔ مدت گذر گئی اور سختی پر سختی آ پڑی یہان تک
آ گئی اور زمانہ نا ہموار ہمیشہ صاحبان حق کا رہا۔ آخر
کار شیعہ بمقتضائے عاجز آمدہ وعنہ زیر بار و
سعار مین جاکر بحالت تقیہ گوشہائے اختفا اور کونہائے
انزوا مین چھپ رہے اور اس طریقہ سے صبر کرکے اس ابتلا و
مصیبت سے اپنی جانون کی حفاظت کر لی

توثیق امام ابوالحسن علی بن محمد بن ابی یوسف المعروف بہ
ہمدانی

ابو الحسن علی بن محمد بن
عبد الله بن ابی سیف
المدائنی مولی عبد الرحمن
بن سمرة القرشی وھو بصری
سکن المدائن ثم انتقل عنہا
الی بغداد فلم یزل بہا الی
حین وفاتہ وھو صاحب
الکتب المصنفة روی
عنہ الزبیر بن بکار واحمد
بن خثیمہ والحرث بن ابی اسامۃ
قال یحیی بن معین غیر مرۃ
اکتب عن المدائنی کتبہ
وکان ابو العباس یقول من
اراد اخبار الاسلام فعلیہ
بکتب المدائنی ذکر الحارث
بن ابی اسامہ ان ابا الحسن
المدائنی سرد الصوم قبل
موتہ بثلثین سنۃ و
انہ کان قارب مائۃ۔
فقیل لہ فی مرضہ ما
تشتھی فقال اشتھی
ان اعیش وکان موتہ

ابو الحسن علی بن محمد بن ابی سیف
المدائنی۔ عبد الرحمن بن سمرہ
کے غلام تھے۔ وہ بصرے کے رہنے
والے تھے پھر مدائن میں جاکر
مقیم ہوئے پھر وہاں سے
بغداد میں اکر ساکن ہوئے
اور پھر مرتے وقت تک وہان
سے نہ ہلے اور تھے وہ صاحب تصنیف
کتابوں میں۔ ان سے زبیر بن بکار
احمد بن ابی خثیمہ اور الحرث بن
ابی اسامہ وغیرہ نے روایت کی
ہے۔ یحیی بن معین نے بالتواتر
لکھا ہے کہ مدائنی کی کتاب
سے لکھو اور ابو العباس
کہتے تھے کہ جسکو اخبار اسلام
کی ضرورت ہو وہ مدائنی کی
کتاب سے لکھے حارث بن ابی
اسامہ کہتے ہیں کہ مدائنی نے تیس
برس قبل موت کے روزہ رکھنے
چھوڑ دیئے تھے۔ کیونکہ وہ عمر
میں سو برس کے قریب ہو چکے تھے
مرض موت میں لوگوں نے کہا

ومنشأه بالبصرة ثم صار الى المدائن بعد حين ثم صار الى البغداد فلم يزل بها حتى توفي بها في ذي القعدة سنة اربع وعشرين ومائتين وكان عالما بالفتوح والمغازي وبايام العرب واخبارهم وانسابهم وروايه الشعر صدوقا في ذلك ذكره غيره انه مات في سنة خمس وعشرين ومائتين وله ثلاث وتسعين

كتاب انساب سمعانی

زمان سے پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہو میں کہا کہ میری آرزو یہی ہے کہ میں ابھی اور جیتا اوسکی ولادت اور تعلیم و تربیت بصرے میں ہوئی مگر وہ مدائن چلا گیا پھر وہاں سے بغداد میں گیا اور پھر وہاں سے کہیں نہ گیا اور ماہ ذیقعدہ سنہ ۲۲۴ھ میں فوت ہوا۔ وہ علوم فتوح۔ مغازی۔ ایام عرب کا بہت بڑا عالم تھا۔ عرب کے اخبار و آثار اور انساب کا بھی بڑا جاننے والا۔ خصوصاً شعرائے عرب کے متعلق وہ معتبر اور صدوق رواۃ میں تھا۔ سنہ ۲۲۵ھ میں اوسکی وفات واقع ہوئی اور اوسوقت وہ ترانوے برس کا تھا

عبارت کتاب کشکول فیما جری آل الرسول ص للشیخ بہاؤ الدین املی علیہ الرحمۃ

بسم الله الرحمن الرحيم

وهو هذا انه لا يغيب عن نظرك ان الحاكم اذا لم تقيد بالنبي في حركاته

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ مسئلہ بھی تمہاری نظر سے پوشیدہ نہیں ہے کہ جب حاکم وقت اپنی حرکات و سکنات میں شریعت کا متبع

وسكناته الترام اصنادهم
فيحتاج السلطان الى
المساعدين والمعاضد وللشير
والمساعدة على مقاصده
واغراضه ومطالبه وشهواته
في ارتكاب الشهوات والحشة
وشرب المسكرات وسماع
الغناء والولوع بالمردان
والتهتك مع النسوان و
الاجتذاب الاموال عن
غير حقها وعسف الرعية
وذلها فيضطر المراد
والسلطان الى شيطان
يستره وفقيه مفتي و
قاضي يدلس له وما شئت
يذب لدولته ومجلس
بسكن الامور وطامع
يشهد بالزور وشاخ
نتاكي وجبه احوق ا
الاحوال ويتبرك على حب
المال وزاهد يلين الخصماء
وفساق يتادم على الشراب
وعيون تنظر والسنة تتحرك

نہین رہتا ہے تو مخالف (فحج)
امور کا مرتکب ہوتا ہے اور
ایسا حاکم ان امور مین ایسے
معاونین مشیر بعد وزیر کا
محتاج ہوتا ہے جو اوس کو شراب
پینے تماشا سننے ۔ نوجوانون
او کنیزون کو ساتھ مہر بیانہ
تعیش کرنے اور اموال غیر ۔
بلا استحقاق متصرف ہونے
اور رعایا کو تباہ و برباد کرنے کی
تمام اغراض و مقاصد اور
مساعی و مطالب مین اوسکی
پوری معاونت اور تائید کرے
یہی خواہشات نفسانی ملوک
کو شیاطین کو شیطان کی
طرف رجوع ہونے پر مجبور کر
دیتی ہیں لہذا شیطان اونکی
(سلاطین) عیوب کو چھپائے
رکھنے کے لئے ہون کوشش کرتا
ہے کہ فقہا و علمائے شریعت
اونکی (سلاطین) تائید و نصرت
کرتے ہین تماضا ت ذکر کئے
روایات مین بیس بیس ذکر کئے ہین

حتی بناه الخلیفة امیر المومنین
سکرانا ویجد علی فسوقه
اعوانا ولا تقوم هذه المملکة
الا بید حفظ اضدادها
ولا تتم دعوة قوم الا بهلاک
اعدائها وعنادها نظر را
اعتبار هل یجب اذا کان هذه
الدعوة لعلی بن ابی طالب
وملکها معویه بن ابو سفیان
ووزیراه علیها عمر بن العاص
والمغیرة بن شعبه قد غصبه
علی بن ابی طالب علیه السلام
علیها ماتة الی ان قتله معویه
ان یرفع قدر الحسن والحسین
علیهما انتشر قدر محمد
بن الحنفیه وقدر بنی هاشم
وال ابی طالب وان یذم عبد
الله بن عباس ویراعی اصحابه
علی احیاءهم والاموات منهم
هذا بعید القیاس والسیاسة
الدنیاویه بل یجب علی معویه
ان یفعل ما فعل من التدبیر
فی قتل علی علیه السلام و

خطیب وفصیح جھوٹی تقریرین
کرتے ہین - روشناسائین
امور کرتے ہین - تجشی الملک
اونکی جھوٹی گواہی دیتے ہین
بزرگ اور ضعیفان قوم اونکو
لڑکی احتیاج و نا ائی کہتے ہین
موران قوم اخفای حال
کو لیے عطا و ایثار کرتے ہین
اور مال و زر کی محبت پر جرات
دلاتے ہین - زہاد قوم اونکی
بدکردا یون کو ضعیف
خفیف بتلاتے ہین فساق
قوم اونکی شرابخواری اور بدکاری
کی مداومت پر اونکو جری بناتے
ہین - یہانتک کہ امیر المومنین
خلیفہ جھو غفلت ہین و
جا ہوا ... ہین سے
انتر معاون پایا جاتا ہے - اسلئے
ایسی حکومت کا قائم ہونا ہی ناممکن
تھا تا وقتیکہ او ... کا سعا
نکر لیا جاتا ... اور
محال تھا تا وقتیکہ تمام دشمن
اور اونکی ... دیجاتی

ادلاده وتشتت شملهم
وسب علی علی منبر وهوين
امره ونسخ شرفه من صدور
العوام وبث ذلك في
البلاد والعباد وهدّد من
صبا اليهم والتنكيل بمن
اثنى عليهم هكذا مدة دولتهم
ثم اودع في قلوب بني امية
بغض علي ابن ابي طالب عليه
السلام وبغض رجاله و
اله حتى ادّى الحال الى
قتل الحسن بالسم والحسين
بالسيف الذي ذهب فيه حرمه
وطيف براسه في العباد و
البلاد وهل تم ذلك الا
برجال الباء عقلاء علماء
فقهاء مشائخ فقراء واعيان
اغنياء فيستعان بهم على
تدبير العوام والقاء الهوام
وتخويف النفوس وزجر المتكلمين
عن الخوض في الناموس فلما
نزل السب واللعن والطرد ولما

پس دیکھو کہ اس حالت مین
حضرت علی کی دعوت کیسے
قبول کی جاتی معویہ مکہ کا
حاکم تھا اور عمرو عاص اور مغیرہ
ابن شعبہ اوسکے وزیر تھے جب
ان لوگون نے ایک مدت تک
خصومت کا سلسلہ جاری
رکھا یہان تک کہ معویہ نے
اوکو قتل کرایا اسیطرح سمجھو
کہ حضرت امام حسن و امام حسین
اور محمد بن حنیفہ اور سادات بنی ہاشم
اور آل ابیطالب کی زمانہ مین
ایسے قدر کی جاتی عبداللہ بن
عباس و دیگر اصحاب حضرت
امیر المومنین علی ابن ابیطالب
علیہ السلام کی اونکی حیات
کے زمانہ مین یا اونکے مرنیکے بعد
کیسی تعظیم و تکریم ہوتی۔ یہ امر
بالکل قیاس او سیاست
دنیوی کی اصول سے دور ہے
بلکہ سچا ہے اسلیئے معویہ پر ان
اصول کے لحاظ سے وہی امور

والعزل فی علی واولاده
ورجاله الف شهر الشام
فيها رجال وماتت فيها
رجال وابيضت لهم واسود
لحى وولدت صبيان و
اولاد واستهلكت بلاد
وعناد وساد بمراضي بنوامية
من ساد والخذل اولاد علي
عليه السلام ورجاله و
اتباعه ومن يقتفي اثرهم
فى المدن ولا قاليم لا
ناصر لهم ولا معوان
ولا مساعد ولا اخوان
وبذلت على ذلك اموال
ونشاء عليه رجال و
قيلت فيه اقوال وركبت
فيه اهوال وال الامر
فى الال الى ما آل وجملة
الباعة والفلاحون
غافلون عن مقاصد
الملوك والسلاطين
وكبار الشياطين

لازم تھی جو دور معویہ اپنی
تدبیر سے علی علیہ السلام اور اونکی
اولاد و انصار کے قتل کرانے
اپ کے امور کو پراگندہ کرانے
اپ پر لعنت کرانے۔ آپ کی
توہین و تحقیر کرانے۔ قلوب
عام سے آپ کی فضل و شرف
کو مٹوانے اور ان امور کو تمام
دیار و امصار مین شایع کرانے
اپ سے محبت رکھنے والون کے
ڈرانے۔ آپ کی مدح کرنیوالون
کو ذلیل و خوار کرانے کی نسبت
عمل مین لایا۔ حکومت بنی امیہ
کی تمام مدت اسی طریقہ عمل
مین تمام ہو گئی۔ بغض علیؑ اور
بغض اولاد و اصحاب علیؑ
قلوب بنی امیہ مین مستقر و مستحکم
ہو گیا یہان تک کہ حضرت امام
حسن زہر سے اور حضرت امام
حسین علیہما السلام تلوار سے
شہید کر دیے گئے۔ اونکے سر یاکے
کو تمام شہرون اور قصبون مین

والسنة من ذلك خفايا و
اشتهرت قضايا وجرى
من طباع اهل الملك
وعوامهم ما اراده الملك
ونبى الناس على اغراضه
واثمرت المحبة لما عند
الملك ببغض ال محمد ص و
رجالهم وتجهشت
السوقة بذلك فى الاسواق
وجال بين الناس الشقاق
وصار اتباع الملك
المستنصرين بالكلام
والجدال والخصام ومن
يكره الملك تحت النسب
والقتل والطرد والجلاء
وانساقت المنافع الى
معاضد الملك بيده و
لسانه واحكمت دولة
بنى امية ومقاصدها
وذلل بالقهر والجور معاندها
وستر المتقى عقيدته و
كتم العاقل عبادته واستمرت

تشہیر کی اور یہ حالت کیسی تمام
ہوئی کیونکہ تمام طبقات علما
و فقہا اور مشائخ و فقرا اور
متمولان و اغنیا سب کے سب
تدبیر عوام اور تجویز اقوام کے
اصول عام پر چیتے تھے اور
کاربند ہوتے تھے۔ خوف جان
اور تالیف و تنبیہ علماء کے سکھیں
طبقہ عامہ کو ان امور کے غور
و خوض اور تحقیق و تفتیش
سے باز رکھتی تھی پس حضرت
علی علیہ السلام اور انکی اولاد
و اصحاب پر سب و شتم۔
لعن و طعن عزل و خارج
البلدی کا طریقہ کئی زمانوں تک
بالتسلسل قائم رکھا
اسی رستہ پر لوگوں نے حیات
و ممات اختیار کی اور اسکو
تقلید و تائید کی۔ اپنے اعقاب
و اولاد کو بھی اسی کی تعلیم
دی اور اسی طریق تعلیم کو دور
دور ملکوں میں پہنچایا اور

الامور بين الجمهور و
اشتدت الايام والعصور
وسارت الكتب المصنفة
بذلك فى البلاد والتبس ما
فيها من المقاصد على اكثر العباد
والدرس تلبيسه الدنيا فى
طباعهم حب العاجلة وعند
الملك السيف والقلم و
الدينار والدراهم والحكم
واتباعهم تحت الخوف وبعضهم
تحت السيف ولا يكاد يخفى
عن معرفتك سرعة الاجابة
العوام الى اغراض الحكام خوفا
وطمعا يتقلبون تحت ارادتهم
كيف يشاء وانى شاء ومتى
شاء ومع ذلك الصلوة
قائمة والاذان مرتفع و
الصوم مستمر والزكوة ماتية
والحج والمواقيت مستطاع
والجهاد قائم والناس على
مراتبهم والاسواق منعقدة
والسبل مسلوكة والملاهى

اور جو کچھ بنی امیہ کی مرضی تھی
وہی کیا اور جہاں تک ہو سکا
اولاد و اتباع علی علیہ السلام کو
ذلیل و خوار کیا اور جو کچھ لوگ
شہرت رسیا ملکوں میں رہ بھی گئے
تو اونکی یہ حالت تھی کہ کوئی اونکا
کہیں مددگار تھا اور نہ ناصر نہ
مددگار ان کے حامیوں لوگوں نے
کثرت سے وہاں پیدا کیے۔ بڑی بڑی
تصنیفیں لکھیں اونمیں انواع قسم
کے اقوال مندرج کرکے اور تبدیع و تغویق
کے مضامین سے اونکو بھر دیا۔ حالانکہ
جو حقیقی صاحبان امر تھے۔ وہ
ایسی مصیبتیں اوٹھا رہے تھے جنمیں
وہ گرفتار تھے۔ دنیا کے لوگ ملوک
و سلاطین اور کبار شیاطین جب
اغراض و مقاصد سے بالکل ناتی
تھے اونکے عیوب کو چھپاتے تھے
اونکی شاعت میں فتوے جاری
کرتے تھے ارباب سیاست اور
عام طبقات کی جانب سے اونکے
امور کا اجرا ہوتا تھا جو حاکم وقت

بين العوام مبسوطة و
ليس في البلاء والشقاء
والخوف والخفاء غير
اولاد امير المؤمنين
علي بن ابي طالب عليه السلام
واشياعه واتباعه ولما
استولى الامر لبني مروان
بسبب قتل عثمان مقت علي
بن ابيطالب عليه السلام
واشياعه ورجاله في
قلوب الناس وبثت بينهم
هذا [illegible] ونفخ الشيطان
وقال باللسان هلك الملك
وهادنشا في الشريعة اصول
ونما لها فروع وبسقت لها
افنان ناثمرت بها نزل الغرس
الحق ولا سقاها الرسول
ولا جناها العقل ولا
اكل ثمرها الاولياء ولا
طعمها الفقراء فظهر بذلك
مذاهب واختلفت فيه
مسائل ونسخت اخبار و

کی محبت بغض ال محمدؐ کے بغیر
ممکن نہیں تھی یہ تمام حضرات
اپنے مسلک کو اس سودے کو
تمام بازاروں میں بیچتے اور
مشتہر کراتے تھے اور عوام میں
نفاق وشقاق بڑھاتے تھے
ملوک ظاہریہ کی سطوت وحجت
خصومت کو ذریعہ قائم کرتے تھے
جو لوگ حاکم سے کراہت کرتے تھے
قتل کیے جاتے تھے۔ نکال دیے جاتے
تھے غرضکہ ان لوگوں نے دولت
بنی امیہ کی تائید میں دست و
زبان سے کام لیا اونکو پورا نفع
پہنچایا مخالفان حکومت کو
ظلم وجور سے ذلیل وخوار کیا
یہانتک کہ پرہیزگاروں نے
اپنی عقیدت کو اور عاقل لوگوں
نے اپنی عبادت کو چھپایا ۔
مخالفین نے یہ طریقہ عمل عوام
میں جاری کیا اور زمانہ کو تنگ
وسخت کیا یہ تصنیفات و
تالیفات تمام امصار و دیار

الطويتهبا اثار و استقرت العالم
على الخلاف والاختلاف
وعدم الائتلاف والجبلة
الحيوانية بحسب مرتباها
ومنشاها كما اخبر الصادق
الامين يولد المولود على
الفطرة وانه ابواه يهوديانه
وينصرانه ويمجسانه
فيمجسانه ثم تلاشت
دولة بني امية قد وطاولهم
المملكة الامر لا يحتاجون
فيه الى مصانعة آل علي
عليه السلام ومدارالهم
لهم من المملكة
بالاصالة لهم فاقرت
الوظائف التي قررها
بني امية في اخماد سنار
الطالبين على حالها
وساسوا الناس بها و
تناولوها هنية مرئية
وامتد العالم المعاند لنا

ابتر ہو گئی اون کے تمام
مقاصد موضوعہ لیکن پھیل گئی پھیل
گئیں۔ لوگ دنیا کے غلام بنتے
اونکی تعبیرات میں جا بجا
عنصر تھے اور حاکمان وقت
کے پاس تلوار بھی تھی قلم بھی تھا
دنیا بھی تھی درم بھی تھا اور
آل محمد علیہم السلام اور اونکے
متبعین اکثر نوزائیدہ قتل کیے جا
چکے ہوئے تھے۔ اکثر تلوار اور زنجیر
آزما چکے تھے۔ کوئی جرح و نقصان
نہیں ہوا اگر معرفت ہو تو کی حقیقت
عوام میں زیادہ قبول نہیں ہوتی
اسکی وجہ یہ تھی کہ عوام کی انٹریں
حکام کے ساتھ وابستہ تھیں اور
انھیں لیے زیر اختیار جیسا وہ
چاہیں یا جب وہ چاہیں یا
جس کسی ساتھ چاہیں۔ یہاں
تک کہ انہیں امویوں کے ساتھ اونکی
نمازیں تک قائم ہوئیں اذانیں بلند
ہوئیں۔ روایتیں معتبر ہوئیں

علی اغراضهم بالاموال و
استحکم علی ذلك الرجال و
وهبوا علی ذلك مقامات و
ومراتب وولایات وهبات
وصدقات فلما احس
الطالبیون بولایه بنی عباس
واخذت حقوقهم بغیر حقها
جروا الی الاطراف والاوساط
خوفا من القتل والسیاط
وخاطبوهم فی القیام عن
هذا البساط فذهب لهم
العباسیون الرجال واعدوا
لهم القتال وتولهم المنصور
حتی قتل منهم الوف وشردهم
الالوف ومن وقف علی مقاتل
الطالبین عرف ما جری من
بنی عباس علی ال علی علیه
السلام حتی حطموا اسجنهم
وفرقوا کلمتهم وزاغوا الملك
وحراستها من ال علی دنسقا علی
عناد بنی امیه فما استقرت
دولتهم ولا هیبت صولتهم

اور نصاب حج مستطاع ہوئے
زکوۃ واجب اور جہاد قائم ہوا۔
بازار میلے ٹھیلے مقرر ہوئے۔ ملکون
اور شہرون مین راستے کشادہ ہوئے
اور ہر قسم کے کاروبار مین تمام لوگ
مصروف ہوئے تمام قوم مین کوئی
فرد واحد بجز اولاد علی اور اون کے
شیعون کے ایسا نہین تھا جو
انتہا درجہ کی بلا و شدت۔ خوف
و قتل و غارت و تنہائی و عزلت
مین گرفتار رہا ہو۔ ملک و دیار مین
جاکر پوشیدہ ہوا ہو۔ اور جب
بنی مروان کی حکومت ششتر اور
منتقل ہوگئی تو اوسکے ساتھ
حضرت علی اور اونکی اولاد لعد
شیعون کی دشمنی بھی لوگون
کے دلون مین مضبوطی سے جم گئی
اور یہ اتہام مصنوعی اور الزام
موضوعی تمام لوگون کے نزدیک
گویا ثابت ہوگیا اور گویا شیعان
ذتمام لوگون کے کان مین پھونک
دیا کہ حاکم وقت (عثمان) غفلت

حتى فهموا ان الشجرة
الطالبين متفرقه والاغصان
ذابلة والافنان ناقصة الركن
مخضوبة السوق يابسة الثمر
فعندها استقروا وسكنوا
ولم يامنوا حتى علموا ان جميع
الرعايا فى البلاد والآفاق
المشرقية والمغربية اعداء لال
محمد صلعم يفضلون الصحابة
عليهم ولا يانسون بذكرهم
انهمكت الخلفاء والملوك من
العرب والعجم واستعمالهم الكذب
وارتكاب المنكرات التى لا
تجب لمثلهم على سبيل النبوة
المحمدية والخلافة العلوية
التى فرضها الله تعالى وسنها
محمد صلعم وامرها ونص عليها
فاضطروا الى وضع المدابير
مشغلة العوام التى الفت
بالقلوب والاوهام التسامحات
المدهشة والملابس المفاخرة
والانعام وسموا كل رئيس

بن مار گیا پھر اسی اصول کے مطابق
ارکان شریعت وضع کر لیے گئے ضعیف
العقل لوگوں نے اسکو سیراب کیا
اور اس ریاضت میں پھل لگے لیکن
حقیقت یہہ اس شجر کو خدا نے لگایا
نہ رسول نے بٹھایا۔ نہ غوث نے اسکی
نگہداشت کی نہ اولیا و ابدال نے اسکے
پھلوں کو کھایا نہ فقرا نے اسکو
اپنا طعام بنایا پس اسی طریق سے نئے
نئے مذاہب نکلے پھر ان مذہب سے اسی
مختلف طریقے مستخرج ہوئے اور
اسی کے مطابق اخبار و آثار کی کتابیں
لکھی گئیں بعض ان کتابوں کو علما نے پڑھایا
اور تمام ہوئی زمین پر خسلانے خلاف
پڑھایا اور صفات انسانیہ سے گذر
کر حیات حیوانیہ کا اثر ہوگیا سو
اوسکی تعلیم و تربیت کا اصل یہا
تہا۔ اسی کی خبر رسول اللہ نے
دی کہ دنیا کی پھر فطرت اسلام پر
پیدا کر جاتے ہیں سیاہ دلوں والے
ہیں جہاد بعض ... سی ... سامانی اہل
مسیحی بنا کر ہیں جب زمانے کی قوم

فقد
من الرعاة. اما ما لبعض لهم اخلاق
الملوكية بثبت ويصاير الخلافة
المملوكة بينهم ويصير الخليفة
الغاصب لكل امائر منهم اماما و
هم يعلمون انهم يرتكبون الاثام
ياكلون الحرام واصبح الساكنين
بالمدينة داعى الخليفة الغاصب
قائما يعرضه مناويا بالمعاندة يتقلب
على بن الطعن فيه مكفر المن لا يوالية بالخف
على ذلك الجوائز السنيه والمساكن
العليه والمراكب البهيه والمطاعم
الشهيه والملابس الفاخرة و
المقامات الباهرة والتنعم والتلذذ
فى المنام والتقلب فى مستراح النعام
واعلام مكانته فى المدينة ان يناقض
ويعارض ويدلى قيام الحجة على الروافض
وتتابع الناس على ذلك جيل بعد جيل
وجيلا بعد جيل، والائمة حجوا عليه
خلفا اثر سلف نشا مذهب المجبرين
العوام والله ح فيه الخاص العام
واستتم عال الشاهدين وتكرام انقراض
من السلاطين والعامى بعقلا على
صحة المذاهب ع من انفقادلا

ملهو کر بنی عباس کی حکومت قائم ہوئی
تو انلوگون نے سمجھ لیا کہ قیام حکومت کے لیے
ال ابی طالب کی امداد و استعانت اور خاطر
و مدارات کی کوئی ضرورت نہین کیونکہ انکو
تولا حقیقتا بنی امیہ سے ملا ہوا تھا، اس قبل و
ضرورت پر انلوگون نے تمام وظیفہ خواران
ساعنت کو وظائف جو بنی امیہ نے مقرر کیے
تھے قائم رکھا جنکے اثر اور دباؤ سے آل ابیطالب
کی گردنین شکنجہ مین اور اونکی آتش فساد
دبی رہی اسلیے قدیم ارباب سیاست سابق
بدستور اموال ملک کو ہتھیا و ہڑپا کھکر کھاتے
رہے علمای زمانہ بھی اونھین اغراض کے موید
بنے او تمام لوگ اسی پر عملدرآمد کرتے رہے
بالاخر آل ابی طالب نے بنی عباس کے ان ہتھکنڈو
سمجھ لیا اور اسی استحقاق واجبہ کے چھیننے کو
لیکر قتل و غارت کے خوف سے دور دراز ملکون
مین جاکر مخفی ہو گئے اور بنی عباس مستحق امامت
ٹھہرے یعنی عباسیون نے ملک حقہ کو انکو (آل
ابیطالب) کے خلاف انگیختہ کیا اور کی جدال
و قتال قائم کی منصور دوانیقی نے انلوگون
کیا انلوگون کو بالکل چھوڑ دیا یہانتک کہ انکی
کو ہزارون افراد کو قتل کیا اور ہزارون نفوس
کو جلا وطن کیا جیسا کہ مظالم بنی عباسی

على معرفة الله وهو مذهب
يغوث ويعوق ونسر اشتغل
علماء الجمهور بالخلاف والشقاق
والعوام تابعين من البلهة والغلاة حين
بمين الخلاف وغشيت المدارس
واحداث التفاضل والتنافس
وانتظر العالم على صورة من قال كفرنا
وان كان صادقا كفره من التبس
بسواها احتقر
تمت بالخير والعافية

اور مصائب آل ابی طالب کے جاننے
والون پر ظاہر ہے کہ اونکے درختون کو
جلایا اونکی جماعتون کو متفرق کر دیا۔
اونکے مال و متاع کو نیست و نابود کر دیا
اور خدا کی قسم بنی امیہ نے آل ابی طالب کے
ساتھ وہ مظالم نہین کیئے جو بنی عباس نے کئے
کیونکہ بنو عباس نے اپنے استقرار سلطنت
و دوام قبولیت اور استحکام ہیبت و
صولت اور آل علی علیہ السلام سے خلافت
کی نسبت یہ تجویز کیا کہ اگر اونکا نظم
عمل خصومت بنی امیہ کے سلسلہ عناد پر چلایا جاے گا تو اونکی سلطنت مین استقلال
آئیگا اور نہ ہیبت و جلال مین پائداری آل ابی طالب کی جمعیت متفرق ہو چکی ہے
اونکی شاخین پژمردہ۔ اونکے اقوال و آرا ضعیف ہو چکے ہین۔ وہ اپنے پانی تک کو
محتاج ہین۔ بالآخر بنی عباس اپنی تدابیر قائم رہے اور وہ کبھی چین سے نہ بیٹھے۔
جبتک کہ اونھین یقین نہو لیا کہ تمام ممالک مغربیہ و بلاد مشرقیہ کی رعایا۔ آل نبی
صلعم کی دشمن جان ہو گئی ہے اور فرقہ صحابہ کو اون لوگون پر ترجیح و تفضیل دیتی
ہے اور ان لوگون کے ذکر و بیان سے اونکو کوئی موانست نہین ہے۔ اسکے بعد جیسا
کہ بیان کیا گیا ہے بنی عباس نے اپنے تمام خلفا و والیان و عمالان ملکی کے ذریعہ
سے ایسی ایسی موضوعات و مکذوبات۔ نبوت محمدیہ اور خلافت علویہ کی تضعیف
و تخفیف کے متعلق مرتب کرائے۔ جسکی نظیر دشوار ہے۔ حالانکہ مقاصد نبوت
و خلافت وہ امور واجبات تھے۔ جسکو خدا نے فرض اور نبیؐ نے سنت قرار دیا
تھا۔ حکم بھی کیا گیا تھا اور نص بھی فرمائی گئی تھی۔ بہر حال انھین مکذوبات کی
تعلیم تمام مدارس ملکی مین جاری کی گئی اور عوام الناس نے اسی سے شغل و شغف
اختیار کیا۔ دنیا کے قلوب نے انھین واہیات سے الفت خاص پیدا کی اور حکومت نے
انھین لوگون کو مدارج اعلیٰ تک پہونچایا جنکی خلقت آئی قائم و دئی۔ حضرات معلمین و

مدرسین نے اسی مقتدا سے روسا کو امام کے لقب دیئے۔ تاکہ اونکی خلافت و امارت
کی تصدیق ہو پھر اسی قوت و اعتبار پر ایک خلیفہ غاصب نے اپنے بعد والے خلیفہ
اور امام کو خلیفہ اور امام کے لقب سے ملقب کیا۔ حتی کہ اونکا ہر فرد واحد بخوبی
جانتا تھا کہ ہم گناہ کر رہے ہیں اور حرام کھا رہے ہیں۔ یعنی آپ ساکنین
مدرسین مدرسہ خلفاے غاصبین کی طرف سے معوضہ دینے والے ہیں۔ وہ
اونھین کے اغراض و مطالب پر قائم ہیں۔ یہہ عداوت اہل حق ہین اوکو برا بر ہین
اور لوگوں کو دشمن ہین جو اونکے مخالف ہین۔ اونکا انکار کرتے ہین جو ان امور مین
ان سے موافق نہین ہوتا اور اونکی بات سنت موضوعہ۔ مراتب علیہ
خدم و حشم ظاہریہ۔ طعامہای لذیذہ۔ لباسہای فاخرہ۔ مدایح و تحمید
بقول اور تنعم۔ خواب شیرین ملذذہ اور صحبتہای حکام کے عیش و عشرت بر
اعراض کرلیتے ہین۔ ملک کے تمام مدارس مین ان لوگون کو اعلا سے اعلا مناصب صرف اسی لیے
عطا کر گئے کہ وہ امرا و سلاطین کے طرف ہو کر۔ واقف سے مناظرہ و مجادلہ کرین اور
اون پر حجت قائم کرین۔ انھین کا ایک طبقہ کے بعد دوسرے طبقے نے اور ایک قوم
کے بعد دوسری قوم نے پیروی اختیار کی اور قاعدہ سلف کا سب پر اثر ہو پہنچا یا
نتیجہ یہہ ہوا کہ اسلام مین مذہب جبر کی بنا ہوئی اور اسی طریقہ مین خاص و عام
سب داخل ہو گئے۔ انھون نے حیرتی شیاطین زمانہ کے احکام کو چھپایا اور فراعین
سلاطین کی مکاریون کو مخفی کیا۔ اور یہہ عامی العقل گروہ در گروہ مذہب جبر
کی تحصیل کے ایسے شائق نکلے کہ معرفت خدا کے لیے ایسا آمادہ نہین تھے حالانکہ یہ مذہب
مذہب مغشوش۔ بیہودہ اور لغو تھا پھر تو تمام علمای جمہور اسی شقاق و نفاق
مین گرفتار ہو گئے۔ انکے متبعین بھی جو اکثر کاروباری اور بازاری لوگ تھے۔ ان
سب کو قوت پہونچاتے رہے۔ اور پھر ایسے متعدد مدرسے قائم ہو گئے اور احادیث
کی تفصیل و تنقیس ہوتی گئی۔ اسی صورت دخل مین نظام عالم برابر قائم رہا جب کبھی
کسی شخص نے اونکے اقوال سے انکار کیا کافر بنایا گیا اور جس نے ان سے اختلاف کیا
ذلیل و حقیر کیا گیا

تمت بالخیر و العافیہ

[illegible]